https://dailybalochistanobserverquetta.com.pk/
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified کوئٹہ سے شائع ہونیوالا بلوچستان کا کثیرالاشاعت روزنامہ
روزنامہ بلوچستان آبزرور کوئٹہ
Daily BALOCHISTAN OBSERVER Quetta
چیف ایڈیٹر نثار احمد
جلد 19 | جمعرات 9 جولائی 2026ء | 23 محرم 1448ھ | قیمت 5 روپے | شمارہ 96
dailybalochistanobserver@gmail.com

پراکسی عناصر کو پاکستان کے امن اور خوشحالی کو نقصان پہنچانے کی ہرگز اجازت نہیں دینگے، فیلڈ مارشل

سرحد پار سے ہونے والی دہشتگردی کو ریاست کی پوری قوت سے کچل دیا جائیگا، دشمن ایجنسیوں کی سرپرستی میں کام کرنے والے پراکسی عناصر کی تمام کوششیں ناکام ہوں گی

این ڈی یو جیسے ادارے مستقبل کی عسکری و سول قیادت کو ہائبرڈ خطرات کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار کر رہے ہیں، پاکستان کی مسلح افواج دشمن کی انٹیلی جنس ایجنسیوں سے مکمل باخبر ہیں، عاصم منیر کا نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی کے دورے کے موقع پر خطاب

اسلام آباد (این این آئی) فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نے کہا ہے کہ سرحد پار سے ہونے والی دہشتگردی کو ریاست کی پوری قوت سے کچل دیا جائے گا ... (بقیہ 6 صفحہ 3 پر)

اسلام آباد، چیف آف ڈیفنس فورسز و چیف آف آرمی اسٹاف فیلڈ مارشل سید عاصم منیر نیشنل سیکیورٹی اینڈ وار کورس کے گریجویٹ ہونے والے افسران سے خطاب کر رہے ہیں

حکومت نے مہنگائی میں نمایاں کمی لائی، شرح سود میں کمی ممکن بنائی، احسن اقبال

حکومت سرمایہ کاری، کاروبار اور اختراع کے فروغ کے لیے سازگار ماحول فراہم کرنے کیلئے پرعزم ہے

شکاگو (این این آئی) وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات پروفیسر احسن اقبال ... پاکستان کی معاشی ... (بقیہ 2 صفحہ 3 پر)

امریکہ کو مدد دینے والے ملک کو فوجی اڈہ تصور کیا جائیگا، ایران کی دھمکی

تہران (این این آئی) ... (بقیہ 4 صفحہ 3 پر)

ٹرمپ کا ایران سے جنگ بندی ختم کرنے کا اعلان، تیل کی قیمتوں میں 5 فیصد اضافہ

(بقیہ 5 صفحہ 3 پر)

اسحاق ڈار سے سعودی عرب کے سفیر نواف بن سعید احمد المالکی کی ملاقات، دوطرفہ تعلقات پر گفتگو

اسلام آباد (این این آئی) نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار سے پاکستان میں سعودی عرب کے سفیر نواف بن سعید احمد المالکی نے ملاقات کی ... (بقیہ 3 صفحہ 3 پر)

انفراسٹرکچر کسی بھی متوازن ترقیاتی منصوبے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جعفر مندوخیل

انفراسٹرکچر کسی بھی متوازن ترقیاتی منصوبے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے

جب ہم تعلیم میں سرمایہ کاری کرتے ہیں تو ہم ترقی کی نئی راہیں کھولتے ہیں، گورنر بلوچستان

کوئٹہ (خ ن) گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا ہے کہ ... (بقیہ 1 صفحہ 3 پر)

سندھ طاس معاہدے کی معطلی غیرقانونی، پانی کو ہتھیار بنانا دہشت گردی ہے، پاکستان

سندھ طاس معاہدے میں یکطرفہ معطلی کی کوئی شق موجود نہیں

نیویارک (این این آئی) اقوام متحدہ میں پاکستان ... (بقیہ 7 صفحہ 3 پر)

امریکی فوج نے ایران پر فضائی حملے شروع کر دیے

چابہار میں دھماکوں کے بعد بجلی کی فراہمی معطل ہوگئی ہے

تہران (این این آئی) ... (بقیہ 8 صفحہ 3 پر)

پاکستان کے محافظ ہر خطرے سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، سرفراز بگٹی

دہشتگردوں، ان کے سہولت کاروں اور سرپرستوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور کسی کو بھی بلوچستان کے امن، عوام کے مستقبل اور جاری ترقیاتی عمل کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی

حکومت بلوچستان عوام کے جان و مال کے تحفظ، پائیدار امن کے قیام اور صوبے کی ہمہ جہت ترقی کیلئے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا صوبے میں سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیوں پر اطمینان کا اظہار

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے کے مختلف علاقوں میں سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیوں پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے پاک فوج، بلوچستان پولیس، ایف سی اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسران و اہلکاروں کی جرات، پیشہ ورانہ مہارت اور فرض شناسی کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا ہے وزیراعلیٰ نے اپنے بیان میں کہا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے حالیہ واقعات پاکستان کے امن، ترقی اور قومی استحکام کو نقصان پہنچانے کی ایک منظم اور مذموم سازش ہیں، تاہم ریاستی ادارے، حکومت اور عوام مکمل اتحاد اور غیر متزلزل عزم کے ساتھ دشمن کے ہر ناپاک منصوبے کو ناکام بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی کے ذریعے بلوچستان کے امن، ترقی اور عوامی اعتماد کو متزلزل کرنے کی ہر کوشش پہلے بھی ناکام ہوئی ہے اور آئندہ بھی ناکام ہوگی میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز (بقیہ 9 صفحہ 3 پر)

ایران، بوشہر کی 2 فوجی تنصیبات پر حملہ، حکام کی تصدیق

تہران / واشنگٹن / انقرہ (این این آئی) ایران کے جنوبی صوبے بوشہر میں فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا ہے اہم انفرااسٹرکچر یا ساز و سامان کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بار پھر دھمکی دی ہے کہ ایران کو ممکنہ طور پر نشانہ بناسکتے ہیں، تہران (بقیہ 10 صفحہ 3 پر)

اسلام آباد: وزیراعظم شہباز شریف گلگت بلتستان میں ''100 میگاواٹ'' سولر پاور پروجیکٹ سے متعلق جائزہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

سستی اور پائیدار توانائی کے فروغ کیلئے شمسی توانائی کا فروغ قومی توانائی کا اہم جزو ہے، شہباز شریف

سولر منصوبے کیلئے خریداری کے عمل میں مکمل شفافیت یقینی بنائی جائے، تمام ادائیگیاں تیسرے فریق کی توثیق کے بعد کی جائیں

ماحول دوست صاف، سستی اور پائیدار توانائی کے فروغ کیلئے شمسی توانائی کا فروغ قومی توانائی کا اہم جزو ہے، وزیراعظم کا اجلاس سے خطاب

اسلام آباد (این این آئی) وزیراعظم شہباز شریف نے ہدایت کی ہے کہ سولر منصوبے کیلئے خریداری کے عمل میں مکمل شفافیت یقینی بنائی جائے، تمام ادائیگیاں تیسرے فریق کی توثیق کے بعد کی جائیں، ماحول دوست صاف، سستی اور پائیدار توانائی کے فروغ کیلئے شمسی توانائی کا فروغ قومی توانائی کا اہم جزو ہے۔ بدھ کو جاری اعلامیہ کے مطابق وزیراعظم محمد شہباز شریف کی زیرصدارت گلگت بلتستان کے (بقیہ 13 صفحہ 3 پر)

شارجہ سے پاکستان آتے ہوئے لاپتہ ہونے والے نجی کارگو طیارے کا ملبہ مل گیا

والد سے آخری مرتبہ گفتگو گزشتہ روز شام 7 بجکر 20 منٹ پر ہوئی تھی، بیٹا کپتان رضوان

کراچی (این این آئی) شارجہ سے پاکستان آتے ہوئے لاپتہ ہونے والے نجی کارگو طیارے کا ملبہ مل گیا، طیارے کے کپتان رضوان ادریس کے بیٹے شہیر رضوان نے کہا (بقیہ 11 صفحہ 3 پر)

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) کا اجلاس

معاملے کی مکمل تحقیقات کر کے ذمہ داران کا تعین کیا جائے۔ متعلقہ افسران کو طلب کرنے کا فیصلہ

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان صوبائی اسمبلی کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی (PAC) کا اجلاس چیئرمین اصغر علی ترین کی زیرصدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں کمیٹی کے اراکین پی اے سی رحمت صالح بلوچ، زابد علی ریکی، فضل قادر مندوخیل، غلام دستگیر بادینی اور حاجی میر محمد خان لہڑی نے شرکت کی۔ اجلاس میں ڈائریکٹر جنرل آڈٹ بلوچستان شجاع علی، سیکرٹری صنعت و (بقیہ 14 صفحہ 3 پر)

ایران پر نئے امریکی حملے ناگزیر تھے، نیٹو سربراہ

انقرہ (این این آئی) نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے نے ایران پر امریکی حملوں کو ناگزیر قرار دے دیا۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق انہوں نے نئے امریکی حملوں کا دفاع کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کارروائی ایران کی جانب سے جنگ بندی کی مبینہ خلاف ورزیوں کے (بقیہ 12 صفحہ 3 پر)

وزیراعظم شہباز شریف کی زیرصدارت ایپکس کمیٹی کا اجلاس آج کوئٹہ میں ہوگا

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعظم پاکستان میاں محمد شہباز شریف کی زیرصدارت ایپکس کمیٹی کا اجلاس آج کوئٹہ میں ہوگا۔ ذرائع کے مطابق بلوچستان میں امن و امان کی (بقیہ 16 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی مسلح افراد کا گھر پر حملہ شوہر کو زخمی کر کے انکی بیوی کو اغواء کر کے اپنے ساتھ لے گئے

مغوی خاتون کو فوری طور پر بازیاب کروایا جائے ملوث اغواء کاروں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی مسلح افراد کا گھر پر حملہ شوہر کو زخمی کر کے انکی بیوی کو اغواء کر کے اپنے ساتھ لے گئے واقعے کے خلاف جویا قبیلے کے سینکڑوں مرد و خواتین و بچوں کا ڈی آئی جی پولیس نصیرآباد کے دفتر کے سامنے احتجاج دھرنا خاتون کی بازیابی (بقیہ 17 صفحہ 3 پر)

بھارت افغان طالبان رجیم کیساتھ ملکر پاکستان میں دہشتگرد کارروائیاں کر رہا ہے، ڈی جی آئی ایس پی آر

بلوچستان میں دہشت گرد حملوں میں 42 جوان شہید ہوئے ہیں، جوابی کارروائیوں میں 54 دہشت گرد مارے گئے ہیں

ہنہ اوڑک کے عوام ان دہشتگردوں کے ساتھ بہادری سے لڑے، بہادر عوام نے دہشتگردوں سے علاقہ خالی کرایا، اس دوران 4 شہری شہید 6 زخمی ہوئے

راولپنڈی / کوئٹہ (این این آئی) ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دہشت گرد حملوں میں 42 جوان شہید ہوئے ہیں، جوابی کارروائیوں میں 54 دہشت گرد مارے گئے ہیں، پاکستان کے دشمن نہیں چاہتے کہ بلوچستان میں ترقی ہو، پاکستان کے دشمنوں کو پاکستان کی ترقی سے مسئلہ ہے، بھارت افغان طالبان رجیم کیساتھ ملکر پاکستان میں دہشتگرد کارروائیاں کر رہا (بقیہ 15 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ مراد جمالی فائرنگ کے مختلف واقعات ایک خاتون سمیت چار افراد جاں بحق، ایک زخمی

پولیس نے ورثاء کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے قاتلوں کی تلاش شروع کر دی

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی فائرنگ کے مختلف واقعات ایک خاتون سمیت چار افراد جاں بحق جبکہ ایک زخمی ہوگیا۔ پولیس کے مطابق نصیرآباد کے علاقے چھتر پولیس تھانے کی حدود چھتر سٹی مال مویشی میں نامعلوم مسلح موٹر سائیکل سواروں نے اچانک اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں سید ممتاز شاہ ولد سید سردار شاہ کھیری (بقیہ 20 صفحہ 3 پر)

وزارت داخلہ کا آڈٹ، چار ارب کے اعتراضات عائد، 4 ارب کی ریکوری بھی نہ ہوسکی

اسلام آباد (این این آئی) آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ (بقیہ 22 صفحہ 3 پر)

ہاشم نورزئی قتل کیس کے مرکزی ملزم سمیت پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، عمران شوکت

قتل کی واردات 16 کروڑ روپے کے کاروباری تنازعے کے نتیجے میں منصوبہ بندی کے تحت کی گئی تھی

کوئٹہ (این این آئی) ڈی آئی جی پولیس کوئٹہ عمران شوکت نے کہا ہے کہ اسپیشل کرائم انویسٹی گیشن ونگ (ایس سی آئی ڈبلیو) نے محمد ہاشم نورزئی قتل کیس کامیابی سے ٹریس کرتے ہوئے مرکزی ملزم حکمت اللہ نورزئی سمیت پانچ ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، قتل کی واردات 16 کروڑ روپے کے کاروباری تنازعے کے نتیجے میں منصوبہ بندی کے تحت کی گئی تھی مرکزی ملزم کا بھائی (بقیہ 21 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے سابق وفاقی وزیر رحمت اللہ کاکڑ اور ڈاکٹر شعبان ملاقات کر رہے ہیں

پی ٹی آئی کی بلوچستان پر آل پارٹیز کانفرنس، سیاسی جماعتوں کا بات چیت سے مسائل حل کرنے کا مطالبہ

بلوچستان کی سیٹوں کی تعداد 16 ہے، 16 سیٹیں کیا مدد کر سکتی ہیں؟ اس نظام میں ہماری ساکھ بہت کمزور ہے

بلوچستان کا حل سیکیورٹی نہیں بلکہ اور ہے، بلوچستان کے مسائل پر سنجیدہ ہونا پڑے گا' محمود خان اچکزئی سردار اختر مینگل، صلاح الدین

اسلام آباد / کوئٹہ (این این آئی) تحریک انصاف کے زیراہتمام بلوچستان پر آل پارٹیز کانفرنس میں تمام سیاسی جماعتوں نے بلوچستان میں طاقت کا استعمال ترک کر کے بات چیت کے ذریعے مسائل حل کرنے، لاپتا افراد کی بازیابی، شفاف انتخابات، مقامی افراد میں وسائل کی تقسیم کے مطالبات پیش کر دیئے۔ پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے زیر اہتمام بلوچستان کے حالات پر آل پارٹیز کانفرنس خیبر پختونخوا (بقیہ 18 صفحہ 3 پر)

ملک بھر میں سورج آگ برسانے لگا، کئی شہروں میں ہیٹ انڈیکس خطرناک حد تک بڑھ گیا

زیادہ نمی اور کمزور ہواؤں کے باعث ہیٹ انڈیکس میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے

اسلام آباد (این این آئی) ملک کے مختلف علاقوں میں بدھ کو بھی (بقیہ 19 صفحہ 3 پر)

ہرنائی میں قومی شاہراہ پر پل پر دھماکہ، ٹریفک کی روانی عارضی طور پر متاثر

کوئٹہ (این این آئی) ہرنائی میں قومی شاہراہ پر پل پر دھماکہ، ٹریفک کی روانی عارضی طور پر متاثر۔ پولیس کے مطابق بدھ کو نامعلوم افراد نے ہرنائی پنجاب قومی شاہراہ پر رابطہ پل (بقیہ 27 صفحہ 3 پر)

زیارت واقعہ، چیئرمین سی ایم آئی ٹی کی سربراہی میں انکوائری کمیٹی تشکیل

عوام کے جان و مال کے تحفظ میں غفلت یا نااہلی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی، وزیراعلیٰ بلوچستان

کوئٹہ (این این آئی) مانگی ڈیم واقعہ کی تحقیقات کیلئے انکوائری کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ محکمہ داخلہ بلوچستان نے تحقیقاتی چیئرمین سی ایم آئی ٹی کی سربراہی میں اعلیٰ سطح کی (بقیہ 26 صفحہ 3 پر)

میر شفیق الرحمن مینگل کی رہائشگاہ کے قریب دھماکہ، 14 افراد جاں بحق، جوابی کارروائی میں 5 حملہ آور ہلاک

دھماکے کے بعد شہر بھر میں سیکیورٹی ہائی الرٹ کر دی گئی ہے جبکہ داخلی اور خارجی راستوں پر چیکنگ سخت کر دی گئی ہے

دھماکے کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ آواز دور تک سنی گئی اور قریبی علاقوں میں عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے

خضدار (این این آئی) خضدار میں پیپلز پارٹی کے رہنما میر شفیق الرحمان مینگل کی رہائشگاہ واقع شہزاد ٹاؤن کے قریب بدھ کو ایک زوردار دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں میر شفیق الرحمان مینگل کے 14 ساتھی جاں بحق ہوگئے جن میں 5 پولیس اہلکار شامل تھے جب کہ 5 حملہ آور مارے گئے اور متعدد افراد زخمی ہوگئے حملے میں میر شفیق الرحمان مینگل خود محفوظ رہے۔ پولیس اور عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ آواز دور تک سنی گئی اور قریبی علاقوں میں عمارتوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ ابتدائی دھماکے کے بعد علاقے میں مزید دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں (بقیہ 23 صفحہ 3 پر)

یوسف رضا گیلانی سے مختلف سیاسی سماجی اور عوامی شخصیات کی ملاقات

اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام صدر مملکت سید یوسف رضا گیلانی سے آج ایوانِ صدر میں ملک کے مختلف علاقوں سے (بقیہ 24 صفحہ 3 پر)

ژوب سے لاپتہ ہونے والی 9 سالہ بچی کو پولیس نے بازیاب کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا

ژوب (این این آئی) ژوب کے علاقے سے لاپتہ ہونے والی 9 سالہ بچی کو پولیس نے بازیاب کر کے ایک ملزم کو گرفتار کر لیا۔ (بقیہ 25 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، ڈی آئی جی کوئٹہ پولیس عمران شوکت، (ایس ایس پی ایس سی آئی ڈبلیو) دوستین بگٹی ہاشم نورزئی قتل کیس سے متعلق پریس کانفرنس کر رہے ہیں

اسلام آباد، وفاقی وزیر خزانہ سینیٹر محمد اورنگزیب منعقدہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

بلوچستان سیکیورٹی فورسز کا آپریشن، فتنہ الہندوستان کے 19 دہشتگرد ہلاک، 11 جوان شہید

عوام کی جان و مال اور شاہراہوں کا تحفظ کیا جائے گا' بلوچستان کے امن کو یرغمال بنانے کی ہر کوشش کا جواب دیا جائے گا

ہلاک دہشت گرد مسافروں اور مقامی شہریوں سے بھتہ وصول کرنے میں مصروف تھے، رپورٹ

کوئٹہ / راولپنڈی (این این آئی) بلوچستان میں این-25 پر جھاؤ کراس اور کرارو کے درمیان انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الہندوستان کے 19 دہشت گرد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق آپریشن کے دوران سیکیورٹی فورسز کے 11 جوان شہید ہوگئے۔ ہلاک دہشت گرد مسافروں اور مقامی شہریوں سے بھتہ وصول کرنے میں مصروف تھے۔ سیکیورٹی ذرائع نے واضح کیا کہ عوام کی (بقیہ 28 صفحہ 3 پر)

حکومت امن و امان اور عوام کے جان و مال کے تحفظ میں مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے، یونس عزیز زہری

بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا ناقابل برداشت ہے اور ایسے واقعات بلوچستان کے امن، سماجی ہم آہنگی اور استحکام پر حملہ ہیں

حکومت کی رٹ دکھائی نہیں دیتی اور عوام خود کو بے یار و مددگار محسوس کر رہے ہیں' بلوچستان اسمبلی کی اپوزیشن جماعتوں کا اہم اجلاس

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن جماعتوں کا اہم اجلاس قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری کی زیرصدارت منعقد ہوا، جس میں صوبے میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، دہشت گردی کے حالیہ واقعات، شاہراہوں کی بندش، ناکہ بندی اور عوام کو درپیش مسائل پر تفصیلی غور کیا گیا۔ اجلاس میں اپوزیشن جماعتوں کے پارلیمانی رہنماؤں اور اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس میں (بقیہ 32 صفحہ 3 پر)

ATF کے غازی جوان ملک سیف اللہ خان عبدالائی کو مسلح افراد نے بے دردی سے فائرنگ کر کے شہید کر دیا

پولیس کے چاک و چوبند دستے کی سلامی اور مکمل سرکاری و فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا

ہرنائی (خ ن) گزشتہ شب ضلع ہرنائی کے سرحدی علاقے زیارت کچ میں نامعلوم مسلح افراد کے ساتھ فائرنگ کے شدید تبادلے کے بعد اغوا کیے جانے والے اینٹی (بقیہ 29 صفحہ 3 پر)

عبدالستار ایدھی کی انسانیت کیلئے خدمات ہمیشہ مشعلِ راہ رہیں گی، سیدال ناصر

عبدالستار ایدھی نے اپنی زندگی غریبوں، یتیموں، بے سہارا افراد، مریضوں اور معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کی خدمت کیلئے وقف کر دی

کوئٹہ + اسلام آباد (این این آئی) قائم مقام چیئرمین سینیٹ (بقیہ 31 صفحہ 3 پر)

بلوچستان کو اپنے کینال سسٹم میں پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے، صادق عمرانی

خریف سیزن 2026 کے آغاز سے ہی بلوچستان کو اپنے کینال سسٹم میں پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے

اگر فوری طور پر بلوچستان کا جائز پانی جاری نہ کیا گیا تو کمانڈ ایریا کے کسان شدید احتجاج پر مجبور ہوں گے' صوبائی وزیر آبپاشی

کوئٹہ (خ ن) بلوچستان کے سینئر صوبائی وزیر، پاکستان پیپلز پارٹی کے سینٹرل کمیٹی کے رکن، پارلیمانی لیڈر اور صوبائی وزیر آبپاشی میر محمد صادق عمرانی کی سنجیدہ کوششوں سے "انڈس ریور سسٹم اتھارٹی IRSA" نے بلوچستان کیلئے متعینہ پانی کے حصول کیلئے حکومت سندھ کو فوری خط لکھ دیا۔ IRSA کے سیکرٹری محمد خالد ادریس رانا کی جانب سے 29 جون 2026 کو جاری کردہ خط میں کہا گیا ہے کہ خریف سیزن (بقیہ 30 صفحہ 3 پر)

لوئر چترال میں فلیش فلڈ، بروقت کارروائی سے 200 سے زائد مسافر ریسکیو کر لیے گئے

فلیش فلڈ اور ملبے کے ریلے سے دروش تا اشیرات شاہراہ متعدد مقامات پر بند ہوگئی تھی

پشاور (این این آئی) لوئر چترال میں ریسکیو 1122 نے فلیش فلڈ کے دوران بروقت کارروائی کرتے ہوئے 200 سے زائد مسافروں کو بحفاظت ریسکیو کر لیا۔ ترجمان کے مطابق شدید مون سون بارشوں کے باعث آنے والے فلیش فلڈ اور ملبے کے ریلے سے دروش تا اشیرات شاہراہ متعدد مقامات پر بند ہوگئی، جس کے نتیجے میں کئی مسافر گاڑیاں راستے میں پھنس گئیں۔ ریسکیو 1122 لوئر چترال نے ڈسٹرکٹ ایمرجنسی آفیسر کی نگرانی میں فوری (بقیہ 33 صفحہ 3 پر)

کوئٹہ، ہنہ اوڑک کے مکینوں کی جانب سے ایئرپورٹ روڈ پر دیئے گئے احتجاجی دھرنے کے موقع پر آل پارٹیز جلسے میں نواب ایاز خان جوگیزئی، کبیر احمد محمد شہی، مولانا ہدایت الرحمن بلوچ ملک، عادل خان بازئی، اسفندیار کاکڑ، آغا حسن بلوچ، عبدالرحیم کاکڑ اور دیگر سیاسی، قبائلی، علماء کرام تاجر برادری شریک ہیں

وینزویلا میں زلزلوں سے اموات کی تعداد بڑھ کر 3 ہزار 685 ہوگئی، 50 ہزار افراد کے لاپتا ہونے کا خدشہ

بعض دیگر تخمینوں میں لاپتا افراد کی تعداد 10 ہزار بتائی گئی ہے

کراکس (این این آئی) وینزویلا میں 24 جون کو آنے والے 7.2 اور 7.5 شدت کے دو طاقتور زلزلوں کے نتیجے میں اموات کی تعداد بڑھ کر 3 ہزار 685 ہوگئی جبکہ 16 ہزار 740 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ اماراتی نیوز ایجنسی کے مطابق امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ دوسری جانب اقوام متحدہ نے اندازہ ظاہر کیا ہے کہ زلزلوں کے بعد 50 ہزار تک افراد لاپتا ہوسکتے ہیں جبکہ بعض دیگر تخمینوں میں لاپتا افراد کی تعداد 10 ہزار بتائی گئی ہے۔

روزنامہ
Daily
BALOCHISTAN Observer
Quetta
بلوچستان آبزرور کوئٹہ

پبلشر نثار احمد نے الکریم پرنٹنگ پریس سریاب پھاٹک بلمقابل سیلانی ویلفیئر سریاب روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر
دفتر روزنامہ بلوچستان آبزرور فلیٹ #2 یونیورسل کمپلیکس سیکنڈ فلور فیز ii جناح روڈ کوئٹہ سے شائع کیا
کوئٹہ فون نمبر 03312634009۔ اسلام آباد بیورو چیف 03335190142

حکومتی آمدن کا متبادل بندوبست کرنا ہوگا

وفاقی وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک نے کہا ہے کہ حکومت پیٹرول پر تقریبا 80 اور ڈیزل پر 70 روپے لیوی وصول کر رہی ہے جبکہ لیوی ختم کرنے سے حکومتی آمدن کا متبادل بندوبست کرنا ہوگا کیونکہ اخراجات یا تو لیوی سے پورے ہوتے ہیں یا پھر مہنگائی کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے۔ پاکستان اپنی پیٹرول کی ضرورت کا 70 فیصد درآمد کرتا ہے، عالمی مارکیٹ میں ریفائن شدہ مصنوعات اب بھی مہنگی ہیں۔ خام تیل سستا ہونے سے پیٹرول لازمی سستا نہیں ہوتا، اوگرا شفاف فارمولے کے تحت قیمتوں کا تعین کرتی ہے، پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں پیلٹس بینچ مارک سے منسلک ہیں۔ جنگ کے دوران انشورنس اور فریٹ اخراجات کئی گنا بڑھ گئے، بحران کے دوران ملک میں ایک دن بھی ایندھن کی قلت نہیں ہوئی، پیٹرولیم لیوی کی رقم وفاقی خزانے میں جاتی ہے، حکومت قیمتوں کے نظام میں مزید شفافیت لا رہی ہے، پیلٹس کی قیمتیں عوام کیلئے جاری کرنے کی تجویز ہے۔ پیٹرولیم سیکٹر میں ڈی ریگولیشن پر کام جاری ہے، نجی شعبے میں مسابقت سے ایندھن سستا ہونے کی توقع ہے، ریفائنری اپ گریڈیشن پالیسی کابینہ کو بھجوا دی گئی ہے، ریفائننگ صلاحیت بہتر بنانا حکومت کی ترجیح ہے، درآمدی ایندھن پر انحصار کے باعث عالمی قیمتوں کا اثر پڑتا ہے۔ گیس سیکٹر میں اصلاحات عالمی بینک کے تعاون سے جاری ہیں، گیس سیکٹر کو مرحلہ وار ڈی ریگولیٹ کیا جا رہا ہے، گیس کمپنیوں کی نجکاری کی تیاری جاری ہے، ریفائنری پالیسی پر عمل درآمد حکومت کی ترجیح ہے، بندرگاہوں کی تنظیم نو اور گورننس بہتر بنائی جا رہی ہے، توانائی سپلائی تحفظ کیلئے انفرا اسٹرکچر کی توسیع ناگزیر ہے، بڑے کارگو جہاز لانے کیلئے انفرا اسٹرکچر محدود ہے۔ ملک میں تیل ذخیرہ کرنے کی گنجائش بڑھانے کی ضرورت ہے، بندرگاہوں پر نائٹ نیویگیشن کی سہولت بھی درکار ہے، توانائی کے تحفظ کیلئے جامع اصلاحات پر کام جاری ہے، گیس سیکٹر میں اصلاحات عالمی بینک کے تعاون سے جاری ہیں۔ اوگرا کو از سرنو مضبوط اور فعال بنانے کی ضرورت ہے، اوگرا وزارت پیٹرولیم نہیں، کابینہ ڈویژن کو رپورٹ کرتا ہے، اوگرا چیئرمین کے تقرر کیلئے اشتہار دیے گئے ہیں، موزوں امیدوار نہیں ملا، اوگرا چیئرمین کی تعیناتی کیلئے ہیڈ ہنٹنگ کی تجویز دی ہے اور ضرورت پڑی تو بیرون ملک سے بھی ماہر امیدوار لایا جا سکتا ہے، اوگرا کو مستقل اور کل وقتی چیئرمین کی ضرورت ہے، اوگرا کی قیادت کے معاملے پر وزیراعظم کو سمری بھجوائی جا رہی ہے۔ ملک کو یورو فائیو معیار کے ایندھن کی طرف لے جا رہے ہیں، ریفائنریوں کی نااہلی کا بوجھ صارفین پر نہیں ڈالیں گے، صارفین پر اضافی مالی بوجھ ختم کرنا وزیراعظم کا فیصلہ ہے، ایک پمپ پر بھی ایندھن ختم ہوتا تو سنگین صورت حال پیدا ہو سکتی تھی، کئی ممالک میں ایندھن بحران کے دوران فوج تعینات کرنا پڑی۔ انہوں نے کہا کہ عالمی منڈی میں ریفائن شدہ مصنوعات آج بھی جنگ سے پہلے سے مہنگی ہیں، پاکستان میں پٹرولیم لیوی ختم کر دی جائے تو قیمتیں نمایاں کم ہو جائیں گی

کوئٹہ کا رنگ لال نہیں سفید ہے

کوئٹہ کا نام سنتے ہی ہر ذہن میں سب پہلے آنے والے الفاظ "امن اور محبت کا شہر" کے ہیں۔ یہ شہر امن ومحبت کا گہوارہ ہے، کیونکہ "تھا" لکھتے ہوئے، اس یقین کی موت محسوس ہوتی ہے، جو کوئٹہ کے شہریوں کی محبت کی امین ہے۔ وہ یقین جو اس شہر کی روایات پر اب تک مستحکم ہے۔ اب سے کچھ زیادہ عرصے پرانی بات نہیں ہے جب کوئٹہ کو پاکستان کے سب سے پرامن شہروں کی فہرست میں صف اول میں شمار کیا جاتا تھا۔ باہمی احترام کی عملی مثالوں کی وجہ سے کوئٹہ یوں بھی اپنی الگ شناخت رکھتا ہے، کہ یہاں ملک پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہر قوم آپس میں محبت واتفاق سے ایک دوسرے کے ساتھ رہائش پذیر ہے۔ یہاں کے طرہ امتیاز میں یہ وصف بھی شامل ہے، کہ یہاں کا ہر شہری کثیر اللسان ہے۔ یہ بات اس لئے بھی اہم ہے، کہ محافل میں مختلف رنگ ونسل کے افراد یوں باہم ملتے ہیں جیسے سب ایک ہی رشتہء محبت میں بندھے ہوں۔ تمام شہریوں کا آپس میں تکریم کا جذبہ مثالی ہے۔ دوستوں کیلئے دل میں کشادگی ہے۔ مہمانوں کیلئے بے حد مہمان نواز ہیں۔ ملنسار ہیں۔ یہاں رنگ، نسل اور مذہب سے زیادہ انسانیت شرط اول شمار ہوتی ہے۔

اب تو اس شہر محبت کی حدود کا دائرہ کافی وسیع ہونا شروع ہو چکا ہے۔ آبادی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو چکا ہے، جس کے باعث پہلے کی نسبت اب اس کا نام بڑے شہروں کی فہرست میں بھی جگمگانے لگا ہے۔ اس کی بہت سی اہم خصوصیات میں سے ایک خوبی یہاں ایک دوسرے سے واقف ہونا بھی ہے۔ جو اس بات کا مظہر ہے کہ یہاں معاشرت کی بنیاد کتنی مضبوط ہے۔ یہاں ہر دوسرا یا تیسرا شخص آپ کا شناسا ضرور ہوتا ہے، اور اگر بالفرض وہ آپ کا واقف نہ بھی ہو، تو آپ کے واقف کا واقف کار ضرور نکل آتا ہے۔ واقف کے واقف کار ہونے کے باوجود وہ آپ کی عزت اور تکریم ایسے ہی کرے گا کہ جیسے آپ ہی اس کے خاص الخاص دوست ہوں۔ وہ کبھی یہ نہیں چاہے گا، کہ آپ دونوں کے درمیان موجود اس واقف شخص تک یہ بات پہنچ سکے کہ آپ کے دوست نے تو بے رخی روا رکھی۔

محلوں میں احباب کے درمیان جمی تاش اور کیرم کی بازیاں بھی یہاں کی ایک پرانی روایت ہے، جس میں سب کی شرکت اس کی جان ہوا کرتی ہے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں بھرپور شرکت اس شہر کی خصوصی پہچان ہے۔ ہوٹلوں سے آتی مدھر نغمات کہ دھن اس شہر کی ادب دوستی کا انمٹ ثبوت ہے۔

اسکولوں کے درمیان ہونے والی نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں میں طلباء کی بھرپور شرکت، آج بھی دیکھنے والوں کے لئے اس شہر کا مستقبل روشن ہونے کی ضمانت ہے۔

یہاں تاحال دوست احباب کی ملاقاتیں بڑے شہروں کے برعکس بوجہ مصروفیت قصہء پارینہ میں تبدیل نہیں ہوئی ہیں۔ یہاں اب بھی رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ میل ملاقات رکھنے کو ایک لازمی امر سمجھا جاتا ہے۔ ہوٹلوں کی رونق انہی احباب کی ملاقاتوں کی مرہون منت ہے۔ ایک دوسرے کے لئے دلوں میں عزت اور محبت بہت زیادہ ہے۔ شاید اسی لئے کوئٹہ کا شہری پاکستان کے کسی بھی علاقے میں جائے، اس کا دل کوئٹہ کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ وہ جلد واپس آنے کو بے چین رہتا ہے۔

"لیکن"، گو یہ لیکن لکھتے ہوئے دل خون کے آنسو ضرور روتا ہے، مگر یہ "لیکن" آج کی ایک تلخ حقیقت کی نشاندہی ہے۔ دنیا کی محبت کا رنگ اب آہستہ آہستہ آپس کی محبت پر غالب آنے لگا ہے۔ کوئٹہ کا وہ پرامن رنگ جو سفید ہے، اب مختلف وجوہات کی بنا پر لال ہوتا جا رہا ہے۔ دلوں کی کشادگی کچھ دوست نما دشمنوں کے بہکاوے میں آ کر محدود ہوتی جا رہی ہے۔ اب کوئٹہ کے شہری دوستوں کی محافل میں خود کو اجنبی سمجھنے پر مجبور ہونے لگے ہیں۔

گزشتہ چند سالوں سے جہاں بدامنی اور دہشت گردی پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے، تو اس کے شعلوں کی تپش اس شہر محبت میں بھی محسوس ہونی شروع ہو چکی ہے۔ جرائم کی وارداتیں جو پہلے شاذونادر ہی شہر میں سنائی دیا کرتی تھیں، اب روزمرہ کا معمول بنتی جا رہی ہیں۔ شہری جو ذہنی آسودگی میں زندگی گزارنے کے عادی تھے، اب ان جرائم کی وجہ سے خوف کے حصار میں مقید ہوتے جا رہے ہیں۔

ایک طرف بڑھتے جرائم ہیں تو دوسری طرف ناکافی سہولیات نے زندگی کا سکون چھین لیا ہے۔ گیس بجلی اور پانی کی روانی میں اتنے تعطل آنے لگے ہیں کہ اب شہریوں کی نظر ہر وقت گھڑی پر جمی رہتی ہے کہ کب یہ تعطل دوبارہ رواں ہو پائے گا۔ سڑکیں اب خستہ حال ہوتی جا رہی ہیں۔ گاڑیوں بڑھتی تعداد عرصہ دراز سے سڑکوں کو کشادہ کرنے کی دہائی دے رہی ہے۔

ان تمام مسائل میں ایک نئے مسئلہ نے بھی سر اٹھانا شروع کر دیا ہے، اور وہ ہے دہشت گردی کے جن کا سرعام رقص۔ دہشت گردی کے واقعات کا تسلسل اب شہریوں کے گھروں میں ماتم کی فضا میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے۔ گھروں سے اٹھتے جنازے کوئٹہ کے سفید رنگ کو اس لال رنگ میں تبدیل کر رہے ہیں، جو رنگ اس شہر کا کبھی نہیں رہا۔

یہاں نوجوانوں کی سرگرمیاں لائبریریاں اور کھیل کے میدان حکومتی عدم توجہ اور ناقص سہولیات کی وجہ سے ویران ہوتے جا رہے ہیں، اور جہاں لائبریریاں اور میدان ویران ہو جائیں وہاں نوجوانوں کے قدم بہکنے لگتے ہیں۔

ارباب اختیار سے ان حالات کی طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست ہے، تاکہ محبت سے سینچی گئی اس پھلواری کو دوام حاصل ہو۔ ان اقدامات کی اشد ضرورت ہے جس سے کوئٹہ کی "محبت والوں کے شہر" کے طور پر شناخت برقرار رہے۔ ہوٹلوں کی محفلیں آباد رہیں۔ بازاروں کی رونقیں بحال رہیں۔ امن کا وہ سفید رنگ قائم رہے جو کوئٹہ کا اصل رنگ ہے۔

☆☆☆☆

سائبر جاسوسی، ایک عالمی وبال

قارئین کرام۔ سائبر جاسوسی اکیسویں صدی کا وہ خاموش مگر انتہائی خطرناک ہتھیار ہے جس نے دنیا کی سیاسی، عسکری، معاشی اور سائنسی قوتوں کے درمیان مقابلے کی نوعیت کو یکسر تبدیل کر دیا ہے۔ ماضی میں ریاستیں اپنے دشمنوں کے راز معلوم کرنے کے لیے جاسوسوں، خفیہ سفارت کاروں اور زمینی نیٹ ورکس پر انحصار کرتی تھیں، لیکن ڈیجیٹل انقلاب نے جاسوسی کو سرحدوں، فاصلوں اور روایتی رکاوٹوں سے آزاد کر دیا ہے۔ آج ایک ماہر ہیکر ہزاروں میل دور بیٹھ کر کسی ملک کے حساس اداروں، بینکاری نظام، دفاعی مراکز، تحقیقی منصوبوں اور عوامی معلومات تک رسائی حاصل کر سکتا ہے، اسی لیے سائبر جاسوسی کو عالمی سلامتی کے لیے ایک ایسا وبال قرار دیا جا رہا ہے جو ہر لمحہ اپنی نئی شکل اختیار کر رہا ہے۔ تاریخی اعتبار سے جاسوسی کی روایت قدیم تہذیبوں تک پہنچتی ہے، تاہم جدید سائبر جاسوسی کا آغاز کمپیوٹر نیٹ ورکس کے فروغ کے ساتھ بیسویں صدی کے آخری عشروں میں ہوا۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد طاقت کے توازن میں تبدیلی آئی تو معلومات کو سب سے قیمتی سرمایہ تصور کیا جانے لگا۔ انٹرنیٹ کی عالمی توسیع نے ریاستوں، ملٹی نیشنل کمپنیوں اور خفیہ اداروں کے درمیان معلومات کے حصول کی نئی دوڑ پیدا کر دی۔ سن 1988ء میں موریس ورم نے پہلی مرتبہ دنیا کو یہ احساس دلایا کہ کمپیوٹر نیٹ ورک بڑے پیمانے پر حملوں کا شکار ہو سکتے ہیں، جبکہ بعد کے عشروں میں مختلف ممالک کے حساس نظاموں میں دراندازی کے متعدد واقعات نے یہ حقیقت آشکار کی کہ سائبر محاذ مستقبل کی جنگوں کا بنیادی میدان بن چکا ہے۔ سن 2007ء میں ایک یورپی ریاست پر ہونے والے منظم سائبر حملوں نے عالمی برادری کو چونکا دیا کہ محض ڈیجیٹل حملوں کے ذریعے سرکاری اداروں، مالیاتی نظام اور ابلاغی ڈھانچے کو مفلوج کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد سن 2010ء میں ایک نہایت پیچیدہ سائبر پروگرام نے صنعتی تنصیبات کو نشانہ بنا کر یہ ثابت کیا کہ ڈیجیٹل جاسوسی صرف معلومات کے حصول تک محدود نہیں رہی بلکہ حساس انفراسٹرکچر کو نقصان پہنچانے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ ان واقعات نے عالمی دفاعی حکمت عملیوں کو نئی سمت دی اور سائبر سیکیورٹی کو قومی سلامتی کا لازمی ستون بنا دیا۔ سائبر جاسوسی کا سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس کے ذریعے دفاعی منصوبے، سائنسی تحقیقات، تجارتی راز، مالیاتی ریکارڈ، سفارتی دستاویزات اور شہریوں کی نجی معلومات خاموشی سے چرائی جا سکتی ہیں۔ جدید دور میں معلومات ہی طاقت، معیشت اور قومی خودمختاری کی بنیاد ہیں، اس لیے جو ریاست یا ادارہ معلوماتی تحفظ میں کمزور ہو وہ سیاسی دباؤ، معاشی نقصان اور سفارتی بحران کا شکار ہو سکتا ہے۔ اسی وجہ سے دنیا کی بڑی طاقتیں مصنوعی ذہانت، جدید خفیہ کاری، کوانٹم کمپیوٹنگ اور مضبوط سائبر دفاعی نظام کی تیاری پر اربوں ڈالر خرچ کر رہی ہیں تاکہ اپنے حساس ڈیٹا کو محفوظ رکھا جا سکے۔ عالمی سطح پر بینکاری، صحت، تعلیم، توانائی، مواصلات، دفاع اور تجارت جیسے شعبے مکمل طور پر ڈیجیٹل نظاموں پر انحصار کرتے ہیں، اس لیے سائبر جاسوسی کا دائرہ مسلسل وسیع ہو رہا ہے۔ ہیکرز صرف سرکاری اداروں ہی کو نشانہ نہیں بناتے بلکہ نجی کمپنیوں، جامعات، تحقیقی مراکز اور عام صارفین کے ذاتی آلات بھی ان کے اہداف میں شامل ہوتے ہیں۔ شناخت کی چوری، مالیاتی فراڈ، رینسم ویئر، فشنگ اور ڈیٹا لیک جیسے جرائم اسی عالمی خطرے کی مختلف صورتیں ہیں جو ہر سال اربوں ڈالر کے معاشی نقصانات کا سبب بنتی ہیں۔ اس عالمی وبال کا مؤثر مقابلہ صرف جدید ٹیکنالوجی سے ممکن نہیں بلکہ مضبوط قانون سازی، بین الاقوامی تعاون، مسلسل تحقیق، سائبر سیکیورٹی کی تعلیم، عوامی شعور اور اخلاقی ذمہ داری بھی ناگزیر ہیں۔ ہر ادارے کو اپنے نظام کی باقاعدہ جانچ، محفوظ پاس ورڈ، دوہری تصدیق، بروقت سافٹ ویئر اپ ڈیٹس اور حساس معلومات کی خفیہ کاری کو معمول بنانا چاہیے، جبکہ حکومتوں کو مشترکہ معاہدوں اور معلومات کے تبادلے کے ذریعے عالمی سطح پر سائبر جرائم کی روک تھام کے لیے متحدہ حکمت عملی اختیار کرنی چاہیے۔ حقیقت یہ ہے کہ سائبر جاسوسی عصر حاضر کی سب سے پیچیدہ اور خاموش جنگ ہے جس میں ہتھیار گولی نہیں بلکہ معلومات ہیں، اور فتح اسی قوم کا مقدر بنتی ہے جو علم، تحقیق، ٹیکنالوجی، قومی اتحاد اور مضبوط سائبر دفاع کو اپنی ترقی اور سلامتی کی بنیادی ترجیح بناتی ہے۔

پاکستان اور ویت نام: دو راستے، دو نتائج

قیوم نظامی

حکیم الامت علامہ محمد اقبال نے فرمایا تھا؛

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ۔

جن قوموں نے علامہ اقبال کے فکر و فلسفے کا ادراک کرلیا انہوں نے دہائیوں میں ترقی کی منازل طے کرلیں قوموں کی زندگی میں بعض اوقات ایسے موڑ آتے ہیں جہاں ان کے فیصلے آنے والی کئی نسلوں کی تقدیر کا تعین کرتے ہیں۔ پاکستان اور ویت نام دو ایسے ممالک ہیں جنہوں نے بیسویں صدی میں جنگوں سیاسی بحرانوں بیرونی دباؤ اور معاشی مشکلات کا سامنا کیا۔ دونوں نے نوآبادیاتی نظام کے اثرات جھیلے۔ پاکستان نے برطانوی نوآبادیاتی نظام کو بھگتا اور ویت نام نے فرانسیسی نوآبادیاتی نظام کا مقابلہ کیا دونوں کو قومی تعمیر کے چیلنج درپیش رہے لیکن آج جب ہم ان دونوں ممالک کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں تو نتائج حیران کن حد تک مختلف نظر آتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ کیا ویت نام کے پاس پاکستان سے زیادہ وسائل تھے؟ کیا اس کی جغرافیائی اہمیت زیادہ تھی؟ یا پھر ترقی کا راز کسی اور جگہ پوشیدہ ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ویت نام کی کامیابی اور پاکستان کی معاشی مشکلات کا بنیادی تعلق وسائل سے زیادہ حکمرانی قومی ترجیحات پالیسیوں کے تسلسل اور انسانی وسائل کی ترقی سے ہے۔ ویت نام نے کئی دہائیوں تک خونریز جنگوں کا سامنا کیا۔ لاکھوں افراد مارے گئے انفراسٹرکچر تباہ ہوا اور معیشت برباد ہو گئی۔ لیکن 86 میں ویت نامی قیادت نے ایک تاریخی فیصلہ کیا اور "ڈوئی موئی" (Moi Doi) اصلاحات کا آغاز کیا۔ ان اصلاحات کا مقصد معیشت کو جدید خطوط پر استوار کرنا، صنعت کاری کو فروغ دینا، غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور برآمدات کو ترقی کا بنیادی ذریعہ بنانا تھا۔ ویت نام نے دنیا کے ساتھ معاشی روابط بڑھائے، تعلیم اور فنی تربیت پر سرمایہ کاری کی، صنعتی زون قائم کیے، کاروباری آسانیاں پیدا کیں اور ایک واضح قومی معاشی سمت اختیار کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ آج ویت نام دنیا کی اہم برآمدی معیشتوں میں شامل ہے۔ عالمی ٹیکنالوجی اور الیکٹرانکس کمپنیاں وہاں سرمایہ کاری کر رہی ہیں جبکہ اس کی مصنوعات دنیا کے مختلف بازاروں میں فروخت ہو رہی ہیں۔ ویت نام کی مجموعی قومی پیداوار 500 بلین ڈالر ہے جبکہ گروتھ ریٹ 7 فیصد ہے فی کس آمدنی پانچ ہزار ڈالر ہے زرمبادلہ کے ذخائر 87 بلین ڈالر ہیں بیروزگاری 2 فیصد ہے مہنگائی 4 فیصد ہے ویٹ نام کی برآمدات 400 بلین ڈالر ہیں ان انڈیکیٹرز سے ویتنام کی ترقی وخوشحالی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس کے برعکس پاکستان کو قیام کے وقت بے شمار قدرتی وسائل زرخیز زمین اہم جغرافیائی محلِ وقوع اور باصلاحیت افرادی قوت میسر تھی۔ پاکستان نے کئی شعبوں میں قابلِ ذکر کامیابیاں بھی حاصل کیں لیکن مجموعی طور پر قومی ترقی کا سفر تسلسل سے آگے نہ بڑھ سکا۔ سیاسی عدم استحکام، پالیسیوں کی بار بار تبدیلی، کمزور ادارہ جاتی ڈھانچہ، محدود ٹیکس نیٹ، کم برآمدات اور قرضوں پر انحصار نے معیشت کو مطلوبہ رفتار سے ترقی نہ کرنے دی۔ پاکستان کی مجموعی قومی پیداوار 411 ملین ڈالر ہے جبکہ گروتھ 3.7 فیصد ہے مہنگائی 12 فیصد ہے برآمدات 32 بلین ڈالر ہیں جبکہ زرمبادلہ کے ذخائر 22 بلین ڈالر ہیں ویت نام نے آزادی کے بعد اپنا سیاسی اور معاشی نظام تشکیل دیا اور ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شامل ہو گیا جبکہ پاکستان میں آج بھی انگریز کا نوآبادیاتی نظام رائج ہے جس نے ترقی کو جکڑ رکھا ہے اور پاکستان آج بھی ترقی پذیر ممالک کی صف میں شامل ہے

پاکستان اور ویت نام کے درمیان سب سے نمایاں فرق انسانی وسائل کے شعبے میں نظر آتا ہے۔ ویت نام نے تعلیم کو قومی ترجیح بنایا۔ وہاں خواندگی کی شرح فنی مہارتوں کی تربیت اور سائنسی تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔ پاکستان میں بھی تعلیمی اداروں کا وسیع نیٹ ورک موجود ہے لیکن مجموعی طور پر تعلیم کا معیار تحقیق وترقی اور فنی تربیت ابھی تک قومی ترقی کی ضروریات کے مطابق نہیں ہو سکی۔ جاگیر دار طبقے نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان کے عوام کو ان پڑھ رکھا ہے تاکہ کوئی ان کی بالادستی کو چیلنج نہ کر سکے معاشی ترقی کے لیے صرف سرمایہ کافی نہیں ہوتا بلکہ تربیت یافتہ افرادی قوت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ویت نام نے یہی کام کیا اور آج اس کے نوجوان عالمی معیشت کا مؤثر حصہ بن چکے ہیں۔ پاکستان میں نوجوان آبادی ایک بڑی نعمت ہے لیکن اگر انہیں معیاری تعلیم اور روزگار کے مواقع نہ ملیں تو یہی آبادی معاشی بوجھ بھی بن سکتی ہے۔ پاکستان کے نوجوان غیر معیاری ڈگریاں ہاتھوں میں لیے روزگار کے لیے مارے مارے پھرتے ہیں ویت نام نے اپنی معیشت کو برآمدات کے گرد منظم کیا جبکہ پاکستان طویل عرصے سے درآمدات اور قرضوں کے دباؤ کا شکار رہا ہے۔ ایک کامیاب معیشت وہی ہوتی ہے جو دنیا کو اشیاء اور خدمات فروخت کرے۔ ویت نام نے یہی حکمت عملی اختیار کی۔ پاکستان کو بھی ٹیکسٹائل کے ساتھ ساتھ انفارمیشن ٹیکنالوجی زرعی مصنوعات انجینئرنگ مصنوعات اور ویلیو ایڈڈ صنعتوں میں اپنی برآمدی صلاحیت بڑھانا ہوگی۔

ترقی یافتہ ایشیائی ممالک کا جائزہ لیا جائے تو ایک مشترک عنصر واضح نظر آتا ہے۔ ملائیشیا میں ڈاکٹر مہاتیر محمد نے قومی خوداعتمادی تعلیم اور صنعت کاری کو فروغ دیا۔ سنگاپور میں لی کوان یو نے قانون کی حکمرانی میرٹ اور شفاف طرزِ حکمرانی کو ریاستی پالیسی کا محور بنایا۔

مہنگائی بے روزگاری اور غریب عوام

وفاقی کابینہ کے اجلاس میں البتہ انہوں نے اچانک نان اور روٹی کی مہنگائی کا نوٹس لیا صرف نوٹس اور حکم دیا کہ ان کی پرانی قیمتیں واپس لائی جائیں۔ اب بھلا انہیں کون بتائے کہ بادشاہو اس ملک میں جب قیمت چڑھتی ہے تو وہ اترنے کیلئے نہیں ہوتی۔ ایک روز گزر گئے کیا مجال ہے جو کسی نانبائی نے اس حکم پر عمل کیا ہو۔ سو پرنالہ وہیں کا وہیں ہے۔ ناقص پالیسیوں کی وجہ سے ناجائز منافع کمانے والے دونوں ہاتھوں سے عوام کو لوٹ رہے ہیں۔ مارکیٹ سے لیکر عام پرچون فروش تک غریبوں کی چمڑی اتارنے میں مصروف ہے اور حکومتی کارندے کہہ رہے ہیں کہ بڑے شاپنگ مالز اور سٹورز پر چھاپے مارے جائیں یہ مہنگائی پیدا کرتے ہیں۔ اب کون ان عقل کے اندھوں کو بتائے کہ جناب کتنے فیصد لوگ ان بڑے سٹورز کا رخ کرتے ہیں۔ 95 فیصد سے زیادہ لوگ عام دکانداروں اور

اسکے باوجود عالمی اداروں کی رپورٹ کیمطابق یہاں بھی ملک کے باقی حصوں کی طرح 40 فیصد بچے غذائی قلت اور کم وزنی کا شکار ہیں۔ ابھی تک لوگ سندھ میں کم عمری میں بچوں کی اموات بیماریوں اور غذائی قلت کا رونا رو رہے تھے۔ حیرت کی بات تو یہ ہے جو ملک بیرون ملک کو اناج فروخت کرتا ہے وہاں خود فاقہ ہے۔ تو کیا یہ ملک کی ناکام معاشی پالیسی کی عکاسی نہیں۔ گودام اناج سے بھرے ہوئے ہیں مگر غریبوں کے گھر میں فاقے ڈیرے ڈالے ہوئے ہے۔

والی حالت کا نقشہ نہیں ہے۔ جب اپنے پیٹ پر لات پڑتی ہے تو کوئی رعایت نہیں کرتا۔ وزیراعلیٰ پنجاب کا تو اس دیہی ماحول سے تعلق ہے۔ وزیراعظم کا تعلق چلیں ایلیٹ کلاس سے ہے۔ وہ ملک کے 75 فیصد دیہی عوام کے مسائل سے لاتعلق ہوں گے مگر وزیراعلیٰ پنجاب نے کیوں اس طرف سے

پرچون فروشوں کے ہاتھوں لٹ رہے ہیں۔ منڈی، مارکیٹ اور بازار پر قدغن لگائیں۔ ان منافع خوروں پر قابو پائیں۔ سرکاری ریٹ پر عمل نہ کرنے والوں کو موقع پر قید اور جرمانہ کریں تو بات بنے گی۔ ہر چیز سرکاری ریٹ سے کئی گنا زائد قیمت پر فروخت ہو رہی ہے۔ اوپر سے ٹیکسوں کی بھرمار الگ جان کھا رہی ہیں۔ یکم اگست یعنی آج سے خطرہ ہے کہ پٹرول مزید مہنگا ہو جائیگا۔ یہی خطرہ بجلی کی قیمت میں اضافہ کی طرف سے بھی لاحق ہے۔ پنجاب پاکستان کا سب سے زرخیز خطہ ہے۔ چاول، گنا، گندم، کپاس، سبزیاں، دالیں کیا کچھ یہاں نہیں اگتا۔

آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ صرف سب اچھا ہے آوازوں پر ہی کیوں کان دھرے ہوئے ہیں۔ اس وقت معرکہ جسم و جاں کا مرحلہ درپیش ہے سرسبز و خوشحالی پنجاب کے غریب خودکشیاں کر رہے ہیں کسان اناج کو ترس رہے ہیں۔ یہ اسی سرسبز پنجاب کے بارے میں بھی ہے جہاں کے گھبرو جوان اور صحت مند تندرست بچے اس کی پہچان ہوا کرتے تھے۔ نئی حکومت کو آئے ایک سال ہو گئے۔ وزیراعظم بھی آپکی کارکردگی کے معترف ہیں تو خدارا اس غذائی بحران سے نمٹنے کی بھی راہ نکالیں۔ ناقص پانی، خوراک اور دودھ کی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ مہنگائی نے اچھا کھانے کی سکت چھین لی ہے۔ اور کس

کس کا شکوہ کریں پنجاب میں ہسپتالوں سے مفت ادویات اور ٹیسٹ کی سہولت بھی ختم ہو گئی۔ اب پتہ چلا ہے تفریحی مقامات پر بھی داخلہ ٹکٹ پر لاگو ہوگا اور پارکنگ فیس بھی تو یہ غریب لوگ جائیں تو جائیں کہاں

مائیکرو فنانسنگ معاشی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور غربت کے خاتمے کا ذریعہ سمجھی جاتی ہے۔ مائیکرو کریڈٹ سے مراد ایسی چھوٹی رقوم جسے حاصل کرنا عام آدمی کے بس میں ہو اور اسے یہ رقم ایک خاص مدت کے لئے طے شدہ شرح سود پر دی جائے۔ قرض دینے والا کوئی شخص بھی ہو سکتا ہے، یا پھر سرکاری ادارہ، بینک یا مالیاتی ادارہ بھی۔ ماہرین معاشیات مائیکرو کریڈٹ کی درجہ بندی کرتے ہیں مثلاً روایتی چھوٹا قرضہ جیسا کہ دوستوں سے یا جان پہچان کے لوگوں سے جو قرضہ دینے کا روبار کرتا ہو۔ کسی خاص سرگرمی کی بنیاد پر مخصوص بینکوں سے قرضہ لینا جیسے زرعی قرضہ، چھوٹی گھریلو صنعت، لائیو سٹاک کریڈٹ وغیرہ۔ مخصوص بینکوں کے ذریعے دیہی قرضہ، صارفین کو دیا جانے والا قرضہ۔ مائیکرو فنانس کا آغاز 18 ویں اور 19 ویں صدی میں ہوا جب جوناتھن سوفٹ آئرش لون فنڈز سے متاثر ہوا اور بعد میں مائیکرو کریڈٹ کے تصور نے دوسری جنگ کے اختتام پر مارشل پلان کی بنیاد ڈالی جو کہ مغربی یورپ کی تباہ حال معیشت کی بحالی کے لئے امریکی حکومت کا ایک منصوبہ تھا۔ مائیکرو کریڈٹ سے مراد ایسی چھوٹی رقوم جسے حاصل کرنا عام آدمی کے بس میں ہو اور اسے یہ رقم ایک خاص مدت کے لئے طے شدہ شرح سود پر دی جائے۔ قرض دینے والا کوئی شخص بھی ہو سکتا ہے، یا پھر سرکاری ادارہ، بینک یا مالیاتی ادارہ بھی۔ ماہرین معاشیات مائیکرو کریڈٹ کی درجہ بندی کرتے ہیں مثلاً روایتی چھوٹا قرضہ جیسا کہ دوستوں سے یا جان پہچان کے لوگوں سے جو قرضہ دینے کا روبار کرتا ہو۔ کسی خاص سرگرمی کی بنیاد پر مخصوص بینکوں سے قرضہ لینا جیسے زرعی قرضہ، چھوٹی گھریلو صنعت، لائیو سٹاک کریڈٹ وغیرہ۔ مخصوص بینکوں کے ذریعے دیہی قرضہ، صارفین کو دیا جانے والا قرضہ۔ مائیکرو فنانس کا آغاز 18 ویں اور 19 ویں صدی میں ہوا جب جوناتھن سوفٹ آئرش لون فنڈز سے متاثر ہوا اور بعد میں مائیکرو کریڈٹ کے تصور نے دوسری جنگ کے اختتام پر مارشل پلان کی بنیاد ڈالی 1950-60ء کی دہائیوں میں خصوصی طور پر برما میں مائیکرو فنانس کو سرکاری ذرائع اور رعایتی زرعی قرضوں کے ذریعے غربت کو کم کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔

ترقی پزیر ممالک میں معاشی ترقی کے اصل ڈھانچے کی کمی ہے جو عموماً شہری مراکز میں پایا جاتا ہے۔ سماجی معاشی استحکام کے لئے مالیاتی سہولیات تک رسائی ضروری ہے کہ چند افراد کے پاس ہی دولت کی ریل پیل ہے جب کہ اکثریت غربت کا شکار ہے، ضروری ہے کہ غریب افراد کو مالیاتی سہولیات فراہم کی جائیں۔ مائیکرو فنانس ایک ایسی سہولت ہے جسے اس بات کی ضمانت کے ساتھ کہ غریب افراد کو بھی معاشی ترقی سے فائدہ پہنچ سکتا ہے تیزی سے ترقی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اکثر ترقی یافتہ ممالک میں معاشی ترقی کی پالیسیاں اس طرح وضع کی گئی ہیں جن میں مائیکرو فنانس کو ایک اہم جز کی حیثیت حاصل ہے۔ تجارتی بینک، منافع کی تلاش اور لوگوں کو مالیاتی سہولیات کی فراہمی کے لئے اس شعبے میں داخل ہو گئے ہیں، این جی اوز نے روایتی عطیہ دینے والوں سے آگے سوچنا شروع کر دیا ہے اور نجی سرمائے تک رسائی حاصل کر کے یا تو ایم ایف بینک کی شکل اختیار کر رہی ہیں یا پھر اپنی مالیاتی سہولیات کو استعمال کر کے اپنے بورڈ اور مینجمنٹ کی مالیاتی اور بینکنگ معلومات میں اضافہ کر رہی ہیں۔ مائیکرو فنانس غریب اور کم آمدنی والے افراد اور اداروں کو قرض، بچت، بیمہ، ادائیگیاں، لیزنگ، مائیکرو مورٹ گیج حتیٰ کہ مائیکرو فرینچائزنگ تک کی سہولیات منتخب کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ مائیکرو مورٹ گیج ایسے ملازمت پیشہ افراد کے لئے جو ذاتی گھروں سے محروم ہیں مکانات کی تعمیر کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری غربت میں اضافے کا سبب بن رہی ہے۔ معاشی نظام کے انحطاط کے عہد میں بینکنگ کی پالیسیاں اور پروگرام بھی بدل جاتے ہیں چونکہ اس وقت عالمی سطح پر سرمایہ دارانہ نظام کو زائد پیداوار کے بحران کا سامنا ہے اس لئے قرضے بھی پیداواری شعبے کی بجائے غیر پیداواری شعبے میں دیئے جانے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے اور چھوٹے چھوٹے قرضوں سے غربت میں خاتمے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چھوٹے قرضوں سے جہاں پیداواری عمل میں خاطر خواہ مدد نہیں ملتی وہاں شرح مارک اپ کی بلندی قرض نادہندگان کی کمر توڑ کر رکھ دیتی ہے۔ پاکستان میں ترقی کے حصول کے لئے مائیکرو فنانس پر انحصار بڑھتا جا رہا ہے۔ پاکستان کے اکثر شہروں میں بہت بڑی تعداد میں مائیکرو فنانس بینکوں کی شاخیں کھل گئی ہیں۔ لیکن ان چھوٹے قرضوں کی سہولت ابھی تک ان لوگوں تک نہیں پہنچ پا رہی جو خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ پاکستان میں سینکڑوں این جی اوز اور ڈونر ایجنسیاں قرضے فراہم کر رہی ہیں۔ سرکاری سطح پر بھی کئی طرح کی مائیکرو فنانس سکیموں کا آغاز کیا گیا لیکن یہ سکیمیں ناکام رہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی کل آبادی اس وقت 22 کروڑ ہے جس میں سے 50 فیصد سے زائد غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ پالیسی میں شامل کرنے کا ایک اور سبب یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مائیکرو فنانس فنڈز کی فراہمی اور اثاثے حاصل کرنے میں مدد کے ذریعے خواتین کو اختیارات دلا سکتی ہے۔ مائیکرو فنانس کا یہ پہلو خواتین کی ترقی اور سرگرمیوں کی روایتی و سماجی حدود کے نظریئے کو ختم کرنا ہے۔ پاکستان میں جو قرضے این جی اوز کی طرف سے عورتوں کو دیئے جاتے ہیں وہ عموماً ہوم بیسڈ ورکرز ہوتی ہیں این جی اوز نے زیادہ قرضوں کا رخ خواتین کی طرف رکھا اور اس کے کچھ مثبت نتائج سامنے نہیں آئے۔ کچھ این جی اوز تو مخصوص ہنر کے تحت دستکاری کی چیزیں بنانے کے لئے قرضہ دیتی ہیں اور ان کی شرط ہوتی ہے کہ وہ اپنا تیار شدہ مال انہی کو فروخت کریں۔ ان کا مال اونے پونے اٹھا کر ایکسپورٹ کر کے بہت مال بنایا جا رہا ہے۔ ان این جی اوز نے چھوٹے قرضوں کی سکیمیں چلا کر

اپنے اداروں کو مالیاتی طور پر مضبوط کیا ہے۔ جب کہ وہ اپنی کارکردگی رپورٹوں میں ظاہر کر رہی ہیں کہ ان کے قرضہ جات نے عورتوں کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ ان مائیکرو فنانس قرضوں سے پاکستان میں غربت کی شرح میں کمی واقع نہیں ہوئی بلکہ ملک میں غربت اور مہنگائی کی شرح میں مزید اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پاکستان میں غربت کے خاتمے کے لئے معاشی نظام میں بنیادی تبدیلیوں کی ضرورت ہے تاکہ معاشی وسائل کے مکمل مجموعے کو بروئے کار لایا جا سکے اور طویل عرصے تک معاشی ترقی حاصل کی جا سکے۔

بقیہ 1

پالیسی میکرز اور عوام کے منتخب نمائندوں کا کردار بہت اہم ہے۔ ہم ان پائے جاتے والے فاصلوں کو مٹانے کیلئے انقلابی اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گورنر ہاؤس کوئٹہ میں مختلف وفود سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل نے کہا کہ یہ بات حقیقت ہے کہ تعلیم قسم کی ترقی کی بنیاد ہے۔ تعلیم صرف ذاتی فائدہ نہیں ہے بلکہ ایک اجتماعی سرمایہ اور روشن مستقبل کی ضمانت ہے۔ گورنر مندوخیل نے کہا کہ انفراسٹرکچر کسی بھی متوازن ترقیاتی منصوبے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ قومی شاہراہیں تعمیر کر کے ہم دیہی علاقوں کے عوام کو بڑی معاشی و تجارتی منڈیوں سے جوڑ سکتے ہیں۔ یہ کسانوں اور تاجروں کو نئے مواقع تک رسائی، لاگت کو کم کرنے اور ہمارے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کے قابل بنائیگا۔ گورنر بلوچستان نے کہا کہ مساوی ترقی صرف ایک خواب نہیں ہے بلکہ یہ ایک معاشی اور سماجی ضرورت ہے۔ جب ہم دیہی علاقوں کو اٹھاتے ہیں تو پورے صوبے کو اٹھاتے ہیں۔ جب ہم تعلیم میں سرمایہ کاری کرتے ہیں تو ہم ترقی کی نئی راہیں کھولتے ہیں، ہم مل کر آگے بڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک تعلیم یافتہ اور ترقی یافتہ بلوچستان کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کیلئے ہمیں مفاد خلق کو تمام پالیسیوں اور منصوبوں کا محور و مرکز بنانا ہوگا اور اسی میں یہ ہمارے مشترکہ اور کامیاب مستقبل کی کلید ہے۔

بقیہ 2

ترقی، سرمایہ کاری، اختراع اور علم پر مبنی معیشت کی تعمیر میں فعال شراکت کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ خطے میں امن و استحکام کے فروغ کے لئے پاکستان کے مثبت کردار نے عالمی سرمایہ کاروں کے اعتماد میں اضافہ کیا ہے اور تجارت، سرمایہ کاری اور بین الاقوامی شراکت داری کے نئے مواقع پیدا کئے ہیں، حکومت سرمایہ کاری، کاروبار اور اختراع کے فروغ کے لئے سازگار ماحول فراہم کرنے کے لئے پرعزم ہے۔ بدھ کو یہاں وزارت منصوبہ بندی، ترقی و خصوصی اقدامات سے جاری پریس ریلیز کے مطابق ان خیالات کا اظہار انہوں نے شکاگو میں پاکستانی نژاد امریکی سرمایہ کاروں، صنعت کاروں، کاروباری شخصیات، ٹیکنالوجی ماہرین اور مالیاتی شعبے سے وابستہ ممتاز افراد کے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں فارچون 500 کمپنیوں کے سابق اعلیٰ عہدیداروں، مصنوعی ذہانت کے شعبے سے وابستہ ممتاز ماہرین، امریکی ٹیکنالوجی سرمایہ کاروں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے والی پاکستانی نژاد امریکی شخصیات نے شرکت کی۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ پاکستان اس وقت اپنی تاریخ کے ایک اہم موڑ پر کھڑا ہے جہاں قومی سلامتی، موثر سفارت کاری اور معاشی استحکام میں حاصل ہونے والی کامیابیوں کو پائیدار اقتصادی ترقی میں تبدیل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ احسن اقبال نے کہا کہ بیرون ملک مقیم پاکستانی ہمیشہ اپنے وطن سے مضبوط رشتہ رکھتے ہیں جبکہ پاکستانی نژاد امریکی برادری نے ٹیکنالوجی، مالیات، صحت، توانائی، تعلیم اور تحقیق سمیت ہر شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت میں حکومت نے مشکل مگر ناگزیر معاشی اصلاحات کے ذریعے ملک کو دوبارہ معاشی استحکام کی راہ پر گامزن کر دیا ہے، مہنگائی میں نمایاں کمی لائی، شرح سود میں کمی ممکن بنائی اور پاکستان کو عالمی سطح پر معاشی بحالی کی ایک کامیاب مثال کے طور پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مضبوط بنیاد فراہم کر دی ہے، اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اوورسیز پاکستانی اپنی سرمایہ کاری، تجربے، پیشہ وارانہ روابط اور مہارتوں کے ذریعے پاکستان کی ترقی میں بھرپور کردار ادا کریں۔

بقیہ 3

کے مطابق ملاقات کے دوران اسلام آباد مفاہمتی یادداشت پر دستخط کے بعد خطے کی تازہ ترین صورتحال پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے مذاکرات اور سفارتکاری کو فروغ دینے کے لئے مشترکہ کوششوں کو آگے بڑھانے کی اہمیت پر زور دیا۔ سعودی سفیر نے علاقائی امن و سلامتی کے لئے پاکستان کی مسلسل کوششوں کو سراہا جن میں آرفور کے ذریعے اقدامات اور اسلام آباد مفاہمتی یادداشت میں پاکستان کے قائدانہ کردار کے ذریعے ثالثی کی کوششیں بھی شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے باہمی دلچسپی کے تمام شعبوں میں پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا اعادہ کیا۔

بقیہ 4

امریکا کو ایران پر حملہ کرنے میں سہولت فراہم کرے گا، اسے ایرانی افواج کی جانب سے جائز ہدف تصور کیا جائے گا۔ ایرانی فوج کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا کہ ایران کی خودمختاری اور سرزمین کی خلاف ورزی میں امریکی فوج کی کسی بھی قسم کی مدد ناقابل قبول ہے اور اس میں ملوث ہر مقام کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ جارح امریکی فوج کو اسلامی ایران کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی میں فراہم کی جانے والی ہر قسم کی معاونت ایرانی مسلح افواج کی نظر میں ایک جائز ہدف ہوگی۔

بقیہ 5

عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوگیا۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق عالمی منڈی میں تیل کی قیمتوں میں 1 فیصد اضافہ ہوگیا ہے۔ ترکیہ میں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر نے کہا کہ ایرانیوں کے پاس جوہری ہتھیار ہے تو وہ انہیں استعمال کرتے، میں ایران کے ساتھ اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں ایران کے ساتھ ایم او یو ختم ہو چکا ہے، ایران کے ساتھ جنگ بندی بھی ختم ہوگئی، ایرانیوں سے ڈیل نہیں کرنا چاہتا۔

بقیہ 6

میں کام کرنے والے پراکسی عناصر کی تمام کوششیں ناکام ہوں گی اور سرحد پار سے ہونے والی دہشت گردی کو ریاست کی پوری قوت سے کچل دیا جائے گا۔ فیلڈ مارشل نے کہا کہ پاکستان کی مسلح افواج دشمن کی انٹیلی جنس ایجنسیوں سے مکمل باخبر ہے، پراکسی عناصر کو پاکستان کے امن اور خوشحالی کو نقصان پہنچانے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے، افواج قوم کی حمایت کے ساتھ ان پراکسی عناصر کے ٹھکانوں کا خاتمہ یقینی بنائے گی جبکہ دہشتگردوں کے سہولت کاروں کا مکمل خاتمہ کریں گے۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فیلڈ مارشل نے کہا کہ پیچیدہ اسٹریٹیجک چیلنجز سے نمٹنے کیلئے اسٹریٹجک بصیرت اور ادارہ جاتی پیشہ ورانہ مہارت بنیادی اہمیت رکھتی ہے، جنگیں بیان بازی یا سیاسی نعروں سے نہیں ایمان، اتحاد اور نظم و ضبط سے جیتی جاتی ہیں۔

بقیہ 7

دیئے۔ کہا بھارت اصل مسئلے سے توجہ ہٹانے کیلئے سیاسی بیانات دے رہا ہے۔ پاکستانی نمائندے نے کہا کہ سندھ طاس معاہدہ عالمی بینک کی ثالثی سے طے پایا۔ انہوں نے کہا کہ بھارت یکطرفہ سندھ طاس معاہدہ معطل نہیں کر سکتا، سندھ طاس معاہدے میں یکطرفہ معطلی کی کوئی شق موجود نہیں، آرٹیکل 12 کے تحت سندھ طاس معاہدہ مکمل طور پر نافذ العمل ہے

بقیہ 8

والے تجارتی جہازوں اور ان کے شہری عملے کے خلاف حالیہ بلاجواز جارحیت پر ایران کو جواب دہ ٹھہرا رہا ہے۔ امریکی عہدیدار کا کہنا ہے کہ ایران کے خلاف آج کے حملے منگل کو کیے گئے حملوں کی نسبت زیادہ بڑے پیمانے پر ہونے کی توقع ہے۔ ایرانی خبرایجنسی کے مطابق بندر عباس، سرک، کونارک اور چابہار میں دھماکا سنے گئے ہیں۔ ایرانی میڈیا کا کہنا ہے کہ چابہار میں دھماکوں کے بعد بجلی کی فراہمی معطل ہوگئی ہے، بوشہر صوبے کے قریب بھی دھماکے سنے گئے ہیں۔ بوشہر پر امریکی حملے سے جوہری پاور پلانٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق چابہار پر امریکی حملے کے باعث پروجیکٹائل کا ٹکڑا امام علی اسپتال پر گرا ہے، ایران کے ابوموسی جزیرے میں بھی دھماکے سنے گئے ہیں۔ ایرانی میڈیا کے مطابق ایرانی فورسز جلد خطے میں امریکی فوجی اڈوں پر بڑے حملے شروع کریں گی۔ یاد رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم نے گزشتہ رات ایران پر حملہ کیا، ممکن ہے آج رات ایران پر مزید سخت حملے کریں۔ ایران کے شہر بندرعباس میں دھماکا سنا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق سرک اور بندرعباس میں دھماکے سنے گئے ہیں۔ فی الحال وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ یاد رہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا کہ ہم نے گزشتہ رات ایران پر حملہ کیا، ممکن ہے آج رات ایران پر مزید سخت حملے کریں۔

بقیہ 9

کے بہادر جوانوں نے غیر معمولی جرات، پیشہ ورانہ مہارت اور بروقت کارروائی کے ذریعے دہشت گردوں کو مؤثر جواب دیا اور یہ ثابت کیا کہ پاکستان کے محافظ ہر خطرے سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز کے امن اور عوام کے تحفظ کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے شہداء پوری قوم کا سرمایہ افتخار ہیں، جن کی عظیم قربانیاں ہمیشہ سنہری حروف میں یاد رکھی جائیں گی وزیراعلیٰ نے کہا کہ خاران اور دالبندین میں دہشت گردوں کیخلاف کامیاب کارروائیاں اس امر کا واضح ثبوت ہیں کہ ریاست دہشت گردی کے مکمل خاتمے کیلئے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردوں، ان کے سہولت کاروں اور سرپرستوں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رہیں گی اور کسی کو بھی بلوچستان کے امن، عوام کے مستقبل اور جاری ترقیاتی عمل کو سبوتاژ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی انہوں نے کہا کہ بلوچستان پاکستان کی جان اور شان ہے اور اس کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کو نقصان پہنچانے کی ہر سازش کو عوام اور ریاست کے باہمی اتحاد سے ناکام بنایا جائے گا۔

بقیہ 10

سے معاہدے میں بہت مشکلات رہیں۔ ایرانی میڈیا کی رپورٹس کے مطابق صوبائی سیکیورٹی حکام نے تصدیق کی ہے کہ امریکا اور اسرائیل کی جانب سے ہونے والے حملوں میں بوشہر کی 2 فوجی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ بوشہر کے نائب گورنر برائے سیاسی و سیکیورٹی امور کے مطابق دشتی کاؤنٹی میں واقع ایک فوجی تنصیب کو علی الصبح حملے کا نشانہ بنایا گیا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ بعد ازاں چغادک شہر کے قریب واقع ایک اور فوجی تنصیب پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس سے قبل جنوبی ایران کے شہروں بندر عباس اور بوشہر میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئی تھیں۔ دوسری جانب ایران نے بندرعباس ایئرپورٹ کو نقصان پہنچنے کی خبروں کی تردید کر دی۔ صوبہ ہرمزگان کی ایئرپورٹ انتظامیہ نے کہا کہ منگل کی شب ہونے والے امریکی حملوں کے باوجود بندرعباس بین الاقوامی ہوائی اڈے کے بنیادی ڈھانچے یا آلات کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ انتظامیہ کے مطابق ہوائی اڈے کی تنصیبات اور آپریشنل نظام محفوظ ہیں اور حملوں کے نتیجے میں انفراسٹرکچر یا ساز و سامان کو کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔ دریں اثناء ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ امریکا کی جانب سے عبوری معاہدے کی کھلی خلاف ورزی کی مذمت کرتے ہیں۔ ایرانی وزارتِ خارجہ کے مطابق آبنائے ہرمز میں ایرانی انتظامات کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے اور لبنان میں اسرائیلی حملوں کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے کہا کہ آبنائے ہرمز اور لبنان کی صورتِ حال عبوری معاہدے کو غیر موثر بنا رہی ہیں۔ ایرانی وزارت خارجہ کے مطابق خطے کے ممالک ایران پر حملے کے لیے امریکا کو اپنی سرزمین استعمال نہ کرنے دیں، حالیہ کشیدگی کے سنگین نتائج کی ذمے داری امریکا پر عائد ہوتی ہے۔ ایران نے کہا کہ حملوں اور تیل کی فروخت پر پابندی کے اقدامات کے بعد ایم او یو کے بعض حصے اپنی افادیت کھو چکے، ایران کے خلاف جارحیت اور حملوں کے لیے استعمال مقامات کو نشانہ بنائیں گے۔ واضح رہے کہ امریکی فوج کے ایران کے خلاف نئے حملوں کے بعد ایران کی پاسداران انقلاب نے ملک کے جنوب میں امریکی ڈرون مار گرانے کا دعویٰ کیا ہے۔ پاسداران انقلاب کی جانب سے کہا گیا ہے کہ بحرین اور کویت میں 85 امریکی اہداف کو نشانہ بنایا ہے۔ دوسری جانب ایران کے اعلیٰ مذاکرات کار اور اسپیکر باقر قالیباف نے کہا ہے کہ امریکا نے جنگ بندی سے متعلق ایم او یو کی سنگین خلاف ورزی کی ہے، جنوبی ایران پر حملے، تیل مصنوعات پر پابندی اور مزید حملوں کی دھمکیاں ایم او یو کی خلاف ورزی ہیں

بقیہ 11

ہے کہ ان کی والدہ سے آخری مرتبہ گفتگو گزشتہ روز شام 7 بج کر 20 منٹ پر ہوئی تھی۔ تفصیلات کے مطابق کارگو طیارے کے کپتان رضوان ادریس کے بیٹے شہیر رضوان نے بتایا کہ اکثر و بیشتر والد جب فلائٹ پر جاتے تھے تو ان سے رابطہ ہوا کرتا تھا، والد پیر کو طیارہ کراچی سے شارجہ لے کر گئے تھے، منگل کو ان کی واپسی تھی۔ شہیر رضوان نے کہا کہ گزشتہ روز شام 7:20 پر والد سے آخری مرتبہ گفتگو ہوئی، میڈیا کے ذریعے طیارہ حادثے کی اطلاع ملی۔ واضح رہے کہ بحیرہ عرب میں گزشتہ روز لاپتہ ہونے والے لبنانی کارگو طیارے کا ملبہ اور ماڑہ کے ساحل سے 53 ناٹیکل میل جنوب سے مل گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق پاک بحریہ اور پی ایم ایس اے نے سمندر میں 12 گھنٹے سے زائد جاری رہنے والے آپریشن میں ملبہ تلاش کیا۔

بقیہ 12

تناظر میں ضروری تھی۔ انقرہ میں نیٹو رہنماؤں کے سربراہی اجلاس سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے مارک روٹے نے کہا کہ موجودہ حالات میں واشنگٹن کا سخت ردعمل مناسب تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب جنگ بندی ہو اور ایران بنیادی طور پر اس کی خلاف ورزی کر رہا ہو تو میرے خیال میں یہ انتہائی ضروری ہے کہ امریکا بھرپور انداز میں جواب دے۔ انہوں نے کہا کہ امریکا نے گزشتہ روز ایران پر ایک بار پھر فضائی حملے کیے اور تہران کو تیل فروخت کرنے کی اجازت دینے والا لائسنس بھی منسوخ کر دیا۔ یہ اقدامات آبنائے ہرمز میں 3 آئل ٹینکرز پر حملوں کے بعد کیے گئے، جن کے بارے میں امریکا کا مؤقف ہے کہ وہ ایران کی جانب سے جنگ بندی کی خلاف ورزی کا حصہ تھے۔ دوسری جانب ایران نے امریکی الزام کی تردید کی ہے۔

بقیہ 13

لئے 100 میگاواٹ شمسی توانائی منصوبے پر جائزہ اجلاس ہوا جس میں اظہار خیال کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ ماحول دوست صاف، سستی اور پائیدار توانائی کے فروغ کیلئے شمسی توانائی کا فروغ قومی توانائی کا اہم جزو ہے۔ شہباز شریف نے کہا کہ 100 میگاواٹ سولر منصوبہ وفاقی حکومت کی جانب سے گلگت بلتستان کے عوام کیلئے ایک تحفہ ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پاور ڈویژن منصوبے کی تنصیب اور بروقت تکمیل کے حوالے سے اپنی ذمے داری پوری کرے، سولر منصوبے کیلئے خریداری کے عمل میں مکمل شفافیت یقینی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ادائیگیاں تیسرے فریق کی توثیق کے بعد کی جائیں۔ اجلاس کو گلگت بلتستان شمسی توانائی منصوبے پر پیشرفت پر بریفنگ دی گئی۔ بتایا گیا کہ منصوبے کے تحت 499 سرکاری عمارتوں کی چھتوں پر بیٹری اسٹوریج سمیت 18 میگاواٹ سولر سسٹم دسمبر 2026 تک نصب کر دیا جائے گا۔

بقیہ 14

تجارت محمد خالد سرپرہ، اسپیشل سیکرٹری بلوچستان اسمبلی سراج لہڑی، ایم ڈی لیڈا لیاقت کاشانی سمیت متعلقہ محکموں کے افسران بھی موجود تھے۔ اجلاس میں دبئی ایکسپو 2020 میں بلوچستان پویلین اور بلوچستان انویسٹمنٹ کانفرنس کے حوالے سے سال 2021-22 کے اسپیشل آڈٹ رپورٹ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آڈٹ بلوچستان نے بہ خصوصی آڈٹ اُس وقت کے وزیراعلیٰ بلوچستان کے حکم پر کیا۔ آڈٹ کا مقصدیہ جانچنا تھا کہ آیا منصوبے پر عملدرآمد کے دوران قواعد و ضوابط، مالیاتی اصول، خریداری کے طریقہ کار، داخلی کنٹرول، شفافیت اور سرکاری فنڈز کے استعمال سے متعلق تمام قانونی تقاضوں پر عملدرآمد کیا گیا یا نہیں۔ آڈٹ بین الاقوامی آڈٹنگ معیارات (INTOSAI) کے مطابق کیا گیا۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ دبئی ایکسپو 2020 میں بلوچستان پویلین کے انعقاد کی ذمہ داری اس وقت کے مینیجنگ ڈائریکٹر لیڈا (LIEDA) کو سونپی گئی تھی، جنہوں نے ساحلی ترقی و ماہی گیری، سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی، معدنیات اور توانائی کے محکموں کے اشتراک سے اس ایونٹ کا انعقاد کیا۔ اس مقصد کیلئے حکومت بلوچستان نے 20 کروڑ روپے کی گرانٹ فراہم کی جبکہ مجموعی اخراجات تقریباً 15 کروڑ 72 لاکھ 69 ہزار روپے رہے۔ آڈٹ رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ 13 کروڑ 97 لاکھ 25 ہزار روپے مالیت کا کنٹریکٹ بلوچستان پبلک پروکیورمنٹ رولز 2014 کے تقاضوں کے برعکس Bidding Competitive کے بغیر مذاکراتی طریقہ کار کے ذریعے دیا گیا۔

بقیہ 15

ہے، ان دہشت گرد واقعات کے پیچھے ایک ماسٹر مائنڈ ہے، دہشتگردوں اور انکے سہولت کاروں کے خاتمے کیلئے کارروائیاں جاری ہیں اور جاری رہیں گی۔ بدھ کو بلوچستان میں سیکیورٹی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے کہا کہ گزشتہ 4 روز میں بلوچستان میں دہشتگردی کے 3 بڑے واقعات ہوئے، سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیوں میں 54 دہشتگرد ہلاک ہوئے، 3 واقعات میں وطن عزیز کا دفاع کرتے ہوئے 42 شہادتیں ہوئیں۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے بلوچستان میں سیکورٹی صورتحال پر بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں نے مذموم مقاصد کیلئے معصوم شہریوں کو ہدف بنایا، بلوچستان کے بہادر عوام اور پولیس نے دلیری سے مقابلہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ پہلا واقعہ 4 اور پانچ جولائی کی درمیانی رات ہنہ اوڑک میں پیش آیا، ہنہ اوڑک میں فتنہ الخوارج کے دہشتگردوں نے عوام پر حملہ کیا، ہنہ اوڑک کے عوام ان دہشتگردوں کے ساتھ بہادری سے لڑے، بہادر عوام نے دہشتگردوں سے علاقہ خالی کرایا، اس دوران 4 شہری شہید 6 زخمی ہوئے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے بتایا کہ دوسرا واقعہ 6 جولائی کو مانگی ڈیم کے پمپنگ اسٹیشن کے قریب پولیس کی چیک پوسٹ پر پیش آیا، فتنہ الخوارج کے دہشتگرد نے پمپنگ اسٹیشن کے چیک پوسٹ پر حملہ کیا، پولیس کے جوانوں نے بہادری سے دہشتگردوں کا مقابلہ کیا، 15 خارجی جہنم واصل کیے، 6 جولائی کو دہشتگردوں سے لڑائی میں پولیس کے 9 جوان شہید ہوئے، سیکورٹی فورسز کے پہنچنے سے پہلے دہشتگردوں نے پولیس جوانوں کو یرغمال بنالیا تھا، دہشتگرد 15 خارجیوں کی لاشیں وہاں چھوڑ کرے گئے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کے مطابق پولیس کے ان یرغمال جوانوں کا تعلق بلوچستان سے تھا، سیکورٹی فورسز نے ان دہشتگردوں کے گرد احتیاط سے گھیرا تنگ کیا ان کے پاس ہمارے بچے یرغمال تھے، 6 جولائی سے زیارت کے پہاڑوں میں ان دہشتگردوں سے انگیجمنٹ چل رہی تھی، ان دہشتگردوں کو لگا کہ گھیرا تنگ ہو چکا ہے تو ان بزدلوں نے 18 پولیس جوانوں کو شہید کر دیا، اس انگیجمنٹ میں 11 خارجیوں کے مارے جانے کی تصدیق ہوئی ہے لیکن تعداد اس سے زیادہ ہے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کے مطابق مانگی چیک پوسٹ واقعے میں اب تک 27 پولیس جوان شہید ہوئے، چیک پوسٹ پر حملے میں اب تک 26 خارجی جہنم واصل کیے گئے۔ تیسرا واقعہ بیلہ میں فوجی قافلے کی بی ایل اے کے دہشتگردوں سے انگیجمنٹ کا پیش آیا، بی ایل اے کے دہشتگردوں سے لڑائی میں 14 دہشتگرد مارے گئے، اس کارروائی میں فوج کے ایک جے سی او اور 10 جوان شہید ہوئے، خاران اور دالبندین میں آج آپریشن کیے گئے، خاران میں 6 اور دالبندین میں 8 فتنہ الخوارج کے دہشتگرد مارے گئے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے بتایا کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کارروائیوں میں 54 دہشتگرد ہلاک ہو چکے ہیں، دہشتگردوں اور انکے سہولت کاروں کے خاتمے کیلئے کارروائیاں جاری ہیں اور جاری رہیں گی۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کے مطابق پاکستان کی خوشحالی اور ترقی کے دشمن دہشتگردی کے ان واقعات میں ملوث ہیں، افغان طالبان رجیم کے ساتھ مل کر پاکستان میں دہشت گرد کارروائیاں کرا رہی ہیں۔

بقیہ 16

مخدوش صورتحال پر نیشنل ایکشن پلان کی اپیکس کمیٹی کا اجلاس آج (جمعرات) کو وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کوئٹہ میں ہوگا اجلاس میں فیلڈ مارشل سید عاصم منیر، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، وفاقی وزراء اور دیگر سیکورٹی اداروں کے اعلیٰ حکام شرکت کریں گے۔ اجلاس میں بلوچستان میں امن و امان کی صورتحال کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ اہم فیصلے بھی کئے جائیں گے۔

بقیہ 17

اور ملوث ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ۔ پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی کے قریب پولیس تھانہ بابا کوٹ کی حدود میں اٹھ مسلح افراد نے گھر پر حملہ کر دیا فائرنگ کر کے ندیم جویا کو شدید زخمی کر کے ان کی اٹھ ماہ کی حاملہ بیوی مسماۃ زاہدہ بی بی کو اغواء کر کے اپنے ساتھ لے گئے پولیس کے مطابق مغوی خاتون پانچ بچوں کی ماں بھی ہے واقعے کے خلاف جویا قومی اتحاد بلوچستان کے صوبائی صدر میر سفر خان جویا کی قیادت میں سینکڑوں خواتین و بچے اور مرد احتجاج کرتے ہوئے ڈی آئی جی پولیس نصیرآباد رینج ڈیرہ مراد جمالی کے دفتر کے سامنے دھرنا دیدیا اور روڈ بلاک کر دی مظاہرین نے الزام عاید کیا کہ اغوا کار چند رامہ مکسی قبیلے کے افراد ہیں جن کو بابا کوٹ کی حمایت حاصل ہے کیونکہ ایس ایچ او ابھی مکسی ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ مغوی خاتون کو فوری طور پر بازیاب کروایا جائے ملوث اغواء کاروں کو گرفتار کیا جائے

بقیہ 18

ہاؤس اسلام آباد میں ہوئی۔ کانفرنس میں قومی اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی سمیت بلوچستان کی نمائندہ سیاسی جماعتوں کے رہنما، اختر خان مینگل، جے یو آئی کے صلاح الدین، شاہد خاقان عباسی، اسد قیصر، مصطفیٰ نواز کھوکھر، محسن داوڑ، مولانا کاشف، جان محمد بلیدی، اصغر جان اچکزئی اور دیگر نے بھی شرکت کی۔ جماعت اسلامی کے رہنما مولانا شاکر نے اظہار خیال کیا کہ بلوچستان میں یتیموں، بیواؤں اور قبرستانوں میں اضافہ ہو رہا ہے، غربت اور بے روزگاری کی وجہ سے نوجوان ڈاکو بن رہے ہیں، وہاں جموں کشمیر اور غزہ سے بھی بدتر حالات ہیں، بلوچستان میں دہشت گردی اور لاقانونیت انتہا پر ہے، وسائل ہیں لیکن مسائل بے تحاشا ہیں، لاپتا افراد کو بازیاب کرایا جائے، اس وقت حقیقی قیادت بھی نہیں جعلی قیادت ہے۔ رہنما جے یو آئی مولانا صلاح الدین ایوبی نے کہا کہ ملک میں کوئی جمہوریت نہیں، سرمایہ دارانہ نظام بغیر جمہوریت کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، ہم اسی نظام کے ملازم ہیں، اب اسی مقصد کیلئے دہشت گردی اور اسمگلنگ کا نام دیا جاتا ہے، چمن بارڈر 2 سال سے بند ہے اور کہا گیا کہ دہشت گردی اور اسمگلنگ آ رہی ہے، اب چمن بارڈر بند ہے دہشت گردی پہلے سے بھی کئی گنا بڑھ گئی ہے، ہم افغانستان کو 20 فیصد نقصان پہنچاتے ہیں تو ہمیں 80 فیصد نقصان ہوتا ہے، افغانستان کے بارڈرز کی بندش سے پاکستانی تاجروں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ نیشنل پارٹی کے سینئر رہنما جان محمد بلیدی نے کہا کہ طویل جنگوں کے قصے کہانیاں اچھی نہیں لگتیں، بلوچستان کے موضوع پر پی ٹی آئی نے کانفرنس بلا کر رحمت کی ہے، اس وقت بڑی ملکی سیاسی قیادت بلوچستان سے ہے، مولانا فضل الرحمن، محمود خان اچکزئی، ایمل ولی خان بلوچستان سے ہیں، ہر مشکل وقت میں بلوچ سیاسی قیادت نے ہراول دستے کا کردار ادا کیا، پی ٹی آئی حکومت کرانے میں بھی بلوچستان کی سیاسی قیادت پیش پیش رہی، اس وقت پہلا مطالبہ یہی تھا کہ انتخابی عمل سے ریاستی اداروں کا کردار ختم ہو، جب یہ بڑی جماعتیں اقتدار میں آجاتی ہیں تو وعدوں کو نظرانداز کرتے ہیں۔ جان محمد بلیدی نے کہا کہ بلوچستان کی سیٹوں کی تعداد 16 ہے، 16 سیٹیں کیا مدد کرسکتی ہیں؟ اس نظام میں ہماری ساکھ بہت کمزور ہے، سینیٹ سی سی آئی، صدارتی انتخاب میں سب برابر ہیں گھر وہ بے اگل ہیں، این ایف سی، سی سی آئی میں ہم نہیں جاتیں پارلیمان کا احترام نہیں کرتے، آئین پر عمل داری نہیں کرتے، بلوچستان کا مسئلہ آج کا نہیں دیرینہ ہے، اسلام آباد بلوچستان کو سنجیدہ نہیں لیتے اسے مسئلہ سمجھتے ہی نہیں، اسلام آباد میں بیٹھے لوگ اسے سیکورٹی مسئلہ سمجھتے ہیں، بلوچستان ایک سنجیدہ سیاسی مسئلہ ہے، بلوچستان کا حل سیکورٹی نہیں سیاسی ہے، بیماری جسم کے کسی بھی حصے میں ہو دیگر حصے ٹھیک نہیں رہ سکتے، بلوچستان کے مسائل پر سنجیدہ ہونا پڑے گا۔ عوامی نیشنل پارٹی بلوچستان کے صدر اصغر خان اچکزئی نے کہا کہ جب ملک ٹوٹا تو ہم چھوٹی قومیتوں کے لوگ شیخ مجیب سے پاکستان جوڑنے کی بات کر رہے تھے، ایک لوکل کونسلر سے لے کر قومی اسمبلی تک وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں، بلوچستان میں دو دھرنے چل رہے ہیں لاشیں سامنے پڑی ہیں، عجیب و غریب قوت ہے جس کی فتنہ الخوارج، کبھی فتنہ الہندکا نام دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وسائل لوٹنے کیلئے دہشت گردی پیدا کی جاتی ہے، آئین پاکستان کا حلیہ بگاڑ دیا گیا ہے، آج بلوچستان کے وسائل پر قبضے کیلئے حکوم عوام کی موجودہ مسائل پر بات نہیں کرسکتے، بلوچستان کی واحد اسمبلی ہے جہاں سب کے سب ایک پیج پر ہیں، بجٹ سے لے کر قانون سازی تک بلوچستان اسمبلی میں ایک پیج پر ہے، ڈپٹی کمشنر کے اضلاع میں ایک ایک ارب روپے رکھے گئے ہیں، بلوچستان اسمبلی میں دہشت گردی اور جرائم پر بات نہیں ہوسکتی، بس جولائی کا نوٹی فکیشن جاری ہوا کہ افغانوں کو یہاں سے نکالنا ہے

بقیہ 19

شدید گرمی کی لہر برقرار رہی جہاں ہیٹ انڈیکس خطرناک حد تک بڑھ گیا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سبی، بہاولپور، ڈی آئی خان، دادو، سرگودھا، حیدر آباد، سکھر، شیخوپورہ، فیصل آباد، پشاور، سیالکوٹ، اسلام آباد، لاہور اور کراچی سمیت متعدد شہروں میں شہری شدید حبس اور گرمی کی دوہری شدت کا سامنا کر رہے ہیں۔ اسی طرح سبی کا درجہ حرارت 42 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا، تاہم نمی کی بلند شرح کے باعث محسوس ہونے والا درجہ حرارت 68.2 ڈگری سینٹی گریڈ تک جا پہنچا، جو ملک میں سب سے زیادہ رہا۔ دوسری جانب بہاولنگر میں 42 ڈگری کے ساتھ محسوس ہونے والا درجہ حرارت 56.7 ڈگری، ڈی آئی خان میں 41 ڈگری کے ساتھ 55.8 ڈگری، جبکہ دادو میں 43 ڈگری کے باوجود محسوس ہونے والا درجہ حرارت بھی 55.8 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ موسم کا احوال بتانے والوں کا کہنا تھا کہ سرگودھا میں درجہ حرارت 40 ڈگری اور محسوس ہونے والا درجہ حرارت 52.7 ڈگری، حیدرآباد میں 39 ڈگری کے مقابلے میں 51.6 ڈگری، سکھر میں 40 ڈگری کے ساتھ 51.3 ڈگری اور شیخوپورہ میں 37 ڈگری کے باوجود محسوس ہونے والا درجہ حرارت 50.8 ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ فیصل آباد میں 40 ڈگری کے ساتھ محسوس ہونے والا درجہ حرارت 49.5 ڈگری، پشاور میں 40.5 ڈگری کے ساتھ 49 ڈگری، بہاولپور میں 40 ڈگری کے ساتھ 48.3 ڈگری، سیالکوٹ میں 35.5 ڈگری کے باوجود 45.6 ڈگری، اسلام آباد میں 36.5 ڈگری کے ساتھ 44.4 ڈگری تک پہنچ گیا

بقیہ 20

موقع پر ہی ہلاک جبکہ سید بدل شاہ ولد سید عبدالرحمان شاہ کہیری شدید زخمی ہو گیا واردات کے بعد ملزمان فرار ہوگئے واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی واقعے میں ہلاک اور زخمی کو ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی منتقل کر دیا گیا جہاں ضروری کاروائی کے بعد لاش ورثاء کے حوالے جبکہ زخمی کو تشویشناک حالت میں لاڑکانہ ریفر کر دیا گیا پولیس نے ورثاء کی مدعیت میں مقدمہ درج کر کے قاتلوں کی تلاش شروع کر دی تمبو پولیس تھانہ خانکوٹ کی حدود گوٹھ میرواہ میں گزشتہ شب نامعلوم مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک خاتون سرداراں بی بی ولد ممتاز علی صوبھانی ہلاک ہوگئی

بقیہ 21

سعد اللہ نورزئی تاحال مفرور ہے، جس کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ بدھ کو ڈی آئی جی کوئٹہ عمران شوکت نے ایس ایس پی سی آئی اے ڈبلیو دوست محمد بلیدی اور ایس پی آپریشنز کے ہمراہ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جدید سائنسی بنیادوں پر کی گئی تفتیش کے نتیجے میں محمد ہاشم نورزئی قتل کیس کو ریکارڈ وقت میں ٹریس کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ قتل کیس میں ریکی کرنے والے دو افراد سمیت مجموعی طور پر پانچ ملزمان کو گرفتار کیا گیا، جبکہ گرفتار ملزمان کی نشاندہی پر مرکزی ملزم حکمت اللہ نورزئی کو بھی حراست میں لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ تفتیش کے دوران انکشاف ہوا کہ 16 کروڑ روپے کے کاروباری تنازعہ پر قتل کی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ حکمت اللہ نورزئی اور اس کے تین ساتھیوں نے محمد ہاشم نورزئی کی گاڑی کو روکا، جس کے بعد حکمت اللہ نے فائرنگ کی اور گاڑی سے اتر کر دوبارہ فائرنگ کر کے مقتول کو قتل کیا۔ ڈی آئی جی نے بتایا کہ مرکزی ملزم کی نشاندہی پر کلاشنکوف، ایل ایم جی اور دیگر اسلحہ برآمد کر لیا گیا، جبکہ سریاب روڈ سے فرار ہونے والے مزید دو ملزمان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے قبضے سے چار رائفلیں اور بڑی تعداد میں گولیاں برآمد کی گئیں

بقیہ 22

2025-26 جاری کر دی گئی جس میں وزارت داخلہ میں 8 ارب 32 کروڑ روپے کے آڈٹ اعتراضات کی نشاندہی کی گئی ہے اور وزارت داخلہ کے ذیلی محکموں میں 4 ارب روپے سے زائد کی عدم ریکوری کا بھی انکشاف ہوا ہے۔ نجی ٹی وی کے مطابق رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ وزارت داخلہ پرمٹ اور اسلحہ لائسنسوں کی فیس بھی وصول کرنے میں ناکام رہا، بلٹ پروف گاڑیوں کے پرمٹ کی 2 کروڑ 24 لاکھ کی فیس اور جرمانے وصول نہیں ہوئے، بلٹ پروف گاڑیوں کے 164 اون ایونیز سے سالانہ فیس بھی نہیں لی گئی، 3421 اسلحہ لائسنسوں کی 5 کروڑ 62 لاکھ فیس بھی خزانے میں جمع نہیں ہوئی

بقیہ 23

بھی سنی گئیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق دھماکا بے خودکش تھے واقعے کے بعد سیکورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے ادارے فوری موقع پر پہنچ گئے اور علاقے کو گھیرے میں لے کر سرچ آپریشن شروع کر دیا۔ ذرائع کے مطابق دھماکوں اور فائرنگ کا سلسلہ تقریباً تین گھنٹے تک جاری رہا ریسکیو ٹیموں نے زخمیوں کو فوری طور پر سی ایم ایچ اور ٹیچنگ ہسپتال خضدار منتقل کیا جہاں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ ہسپتال ذرائع کے مطابق زخمیوں اور جاں بحق افراد کی حتمی تعداد کا تعین کیا جا رہا ہے۔ دھماکے کے بعد شہر بھر میں سیکورٹی ہائی الرٹ کر دی گئی ہے جبکہ داخلی اور خارجی راستوں پر چیکنگ سخت کر دی گئی ہے۔

بقیہ 24

تعلق رکھنے والی مختلف سیاسی، سماجی اور عوامی شخصیات نے ملاقاتیں کیں۔ ملاقات کرنے والوں میں میاں علمدار قریشی رکن صوبائی اسمبلی، عثمان بھٹی سابق رکن صوبائی اسمبلی، قیصر احمد گجر سابق رکن صوبائی اسمبلی، علی سید چیئرمین نیشنل انشورنس کمپنی، عثمان چوہدری (ملیشیا) چیئرمین گلوبل مسلم بزنس فورم، چوہدری عمر شاہ، محمد عمران علی چیئرمین ریلوے پاکستان، سردار احمد رضا ہراطلیم، کرنل (ر) نیئر عباس، ملک منک راں، معظم علی، بیرسٹر مدثر حسنین شاہ، حیدر علی، ڈاکٹر عباس نقوی، ڈاکٹر سیدین نقوی اور دیگر معزز شخصیات شامل تھیں

بقیہ 25

پولیس کے مطابق گزشتہ روز ژوب کے علاقے نیو آبادی سے ایک 9 سالہ بچی سدرا بی بی گزشتہ روز لاپتہ ہو گئی تھی پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے بچی کے ہمسایہ افغان مہاجر کے گھر پر چھاپہ مارکر باورچی خانے میں موجود ایک گڑھے سے بچی کو بحفاظت بازیاب کر کے ایک ملزم امین اللہ کو گرفتار کر لیا۔ پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔

بقیہ 26

لینٹی کے حوالے سے نوٹیفکیشن جاری کر دیا، لینٹی میں سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی، سینٹر ڈی آئی جی پولیس اور انٹیلی جنس بیورو کے نمائندے شامل ہوں گے۔ محکمہ داخلہ بلوچستان کے مطابق انکوائری لینٹی دہشت گرد حملے سے قبل، دوران اور بعد کے تمام واقعات اور سیکورٹی ردعمل کا جائزہ لے گی، لینٹی سیکیورٹی اداروں کی تیاری، کمانڈ اینڈ کنٹرول، رابطہ کاری اور ایس او پیز پر عملدرآمد کا تفصیلی جائزہ لے گی۔ معاون وزیراعلیٰ بلوچستان کے مطابق علاوہ ازیں غفلت، کوتاہی، آپریشنل خامیوں یا ذمہ داری کے تعین کی صورت میں متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کی سفارش کی جائے گی

بقیہ 27

کو دھماکہ خیز مواد سے اڑانے کی کوشش کی جس سے پل کو جزوی نقصان پہنچا ہے۔ پولیس کے مطابق دھماکے کے بعد شاہراہ پر ٹریفک عارضی طور پر معطل کی گئی، واقعہ کے بعد سیکیورٹی فورسز کی بھاری نفری نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تحقیقات شروع کر دیں۔ مزید کارروائی جاری ہے۔

بقیہ 28

جان و مال اور شاہراہوں کی تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا اور بلوچستان کے امن کو یرغمال بنانے کی ہر کوشش کا جواب دیا جائے گا

بقیہ 29

ٹیررسٹ فورس (ATF) کے غازی جوان ملک سیف اللہ خان عبدالائی کو مسلح افراد نے بے دردی سے فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ شہید جوان کا جسد خاکی آبائی علاقے کلی سرکان پہنچا دیا گیا۔ شہید کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں کلی سرکان کے قبرستان میں ادا کرنے کے بعد، انہیں پولیس کے چاک و چوبند دستے کی سلامی اور مکمل سرکاری و فوجی اعزاز کے ساتھ سپرد خاک کر دیا گیا۔ اس موقع پر ہر آنکھ نم اور فضا انتہائی سوگوار تھی۔ گزشتہ شب زیارت کچ کے مقام پر نامعلوم مسلح عناصر اور اے ٹی ایف کے جوان ملک سیف اللہ خان عبدالائی کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا، جس کے بعد مسلح افراد انہیں اغوا کر کے نامعلوم مقام کی طرف لے گئے اور بعد میں انہیں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ وطن عزیز کی مٹی پر اپنی جان نچھاور کرنے والے اس بہادر سپوت کی آخری رسومات میں ضلعی انتظامیہ، پولیس اور سیاسی قیادت نے بھرپور شرکت کر کے پسماندگان سے یکجہتی کا اظہار کیا

بقیہ 30

2026 کے آغاز سے ہی بلوچستان کو اپنے کینال سسٹم میں پانی کی شدید قلت کا سامنا ہے۔ خط کے مطابق IRSA بلوچستان کا متعینہ پورا پانی کا حصہ بشمول راستے کے نقصانات جاری کر رہا ہے۔ تاہم سندھ آبپاشی ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے بلوچستان کا حصہ آگے جاری نہیں کیا جا رہا۔ سیکرٹری IRSA نے خط میں صوبائی وزیر آبپاشی بلوچستان میر محمد صادق عمرانی سے 29 جون کو ہونے والی ٹیلیفونک گفتگو کا بھی حوالہ دیا۔ خط میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر فوری طور پر بلوچستان کا جائز پانی جاری نہ کیا گیا تو کمانڈ ایریا کے کسان شدید احتجاج پر مجبور ہوں گے جس سے صوبے میں امن و امان کی صورتحال خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

بقیہ 31

سیدال خان ناصر نے عظیم سماجی کارکن عبدالستار ایدھی کی دسویں برسی کے موقع پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ایدھی کی پوری زندگی کی خدمتِ انسانیت، ایثار، محبت اور بے لوث جذبے کی روشن مثال ہے۔ اپنے پیغام میں قائم مقام چیئرمین سینیٹ نے کہا کہ عبدالستار ایدھی نے اپنی زندگی غریبوں، یتیموں، بے سہارا افراد، مریضوں اور معاشرے کے پسے ہوئے طبقات کی خدمت کیلئے وقف کر دی۔ انہوں نے بلاامتیاز رنگ، نسل، مذہب اور عقیدے کے انسانیت کی خدمت کر کے یہ ثابت کیا کہ حقیقی عظمت دوسروں کی فلاح اور بھلائی میں پوشیدہ ہے۔

بقیہ 32

ہنہ اوڑک اور زیارت میں ہونے والے حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی۔ شرکاء نے ان واقعات میں جاں بحق ہونے والے افراد کے ایصال ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی، لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی دعا کی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا ناقابل برداشت ہے اور ایسے واقعات بلوچستان کے امن، سماجی ہم آہنگی اور استحکام پر حملہ ہیں۔ اجلاس کے اعلامیے میں کہا گیا کہ بلوچستان میں امن و امان کی صورتحال روز بروز ابتر ہوتی جا رہی ہے اور موجودہ حالات انتہائی تشویشناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ صوبے کا شاید ہی کوئی ضلع یا شاہراہ ایسی ہو جہاں عوام خود کو مکمل طور پر محفوظ تصور کرتے ہوں۔ شہریوں کی جان و مال کو مسلسل خطرات لاحق ہیں جبکہ روزانہ کی بنیاد پر قومی شاہراہوں کی بندش، مختلف مقامات پر ناکہ بندی، مسافروں کو گھنٹوں تک مشکلات کا سامنا، ٹرانسپورٹ کی آمدورفت میں رکاوٹیں اور مال بردار گاڑیوں کو نذر آتش کیے جانے کے واقعات معمول بنتے جا رہے ہیں۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ ان حالات کے باعث بلوچستان کی تجارت، معیشت، بین الصوبائی نقل و حمل اور روزگار بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔

بقیہ 33

اور مؤثر ریسکیو آپریشن کرتے ہوئے 200 سے زائد مسافروں کو بحفاظت محفوظ مقامات پر منتقل کیا۔ اطلاع موصول ہوتے ہی شیشکوہ اور ریلیٹیو واچ پوائنٹس پر موجود ریسکیورز نے بطور فرسٹ ریسپانڈرز فوری کارروائی کا آغاز کیا، جبکہ بعد ازاں ضلعی ہیڈکوارٹر سے مزید امدادی ٹیمیں بھی موقع پر پہنچ گئیں۔ ریسکیو ٹیموں نے کللاک، کالدام گول، سویرا اور اشیرات سمیت متاثرہ علاقوں میں مسلسل چھ گھنٹے تک امدادی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اس دوران ملبے میں پھنسنے والی چار مسافر گاڑیوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا اور تمام مسافروں کی بحفاظت نقل و حرکت یقینی بنائی گئی۔ آپریشن میں ریسکیو 1122 کے 20 اہلکار، 3 ایمبولینسز اور ایک ڈیزاسٹر ریسپانس وہیکل نے حصہ لیا۔

بقیہ 34

کہ شہریوں کے تحفظ پر معمور پولیس افسران و اہلکاروں کو نشانہ بنانا انتہائی افسوسناک عمل ہے امن و امان کی بحالی اور ملکی دفاع کی خاطر پولیس کے جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا جو قابل تحسین عمل ہے انہوں نے کہا کہ ایسے بزدلانہ کارروائیوں سے ہمارے سیکیورٹی اداروں اور صوبے کے غیور عوام کے حوصلے پست نہیں کیے جاسکتے حکومت صوبے میں امن و امان کے قیام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی اور دہشت گردی کے جڑ سے خاتمے تک تمام ممکنہ اقدامات اور سرگرمیاں پوری طاقت سے جاری رہیں گی صوبائی مشیر نے کوئٹہ کے نواحی علاقے ہنہ اوڑک کلی ہبری میں دہشت گردوں کے حملے کی مذمت اور انسانی جانوں کے ضیاع پر بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے درجات کی بلندی، سوگوار لواحقین کیلئے صبر جمیل اور واقعے میں زخمی ہونے والے اہلکاروں کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے خصوصی دعا کی۔

بقیہ 35

طور پر آگاہ کیا۔ اس موقع پر صوبائی وزیر سردارزادہ فیصل خان جمالی نے تمام وفود کے مسائل توجہ سے سنے اور متعلقہ حکام کو ان کے حل کے لیے ضروری اقدامات کی ہدایات دیتے ہوئے یقین دہانی کرائی کہ عوام کے مسائل کا بروقت اور دیرپا حل ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے جس اعتماد کے ساتھ انہیں اپنی نمائندگی کی ذمہ داری سونپی ہے، وہ اس اعتماد پر ہر صورت پورا اتریں گے اور حلقے کی ترقی، خوشحالی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا وژن صرف ترقیاتی منصوبے مکمل کرنا نہیں بلکہ عوام کی زندگی میں حقیقی اور مثبت تبدیلی لانا ہے۔ صحت، تعلیم، پینے کے صاف پانی، زرعی شعبے کی بہتری، نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع اور بنیادی انفراسٹرکچر کی مضبوطی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہیں، اور ان شعبوں میں مزید مؤثر اقدامات کیے جائیں گے۔

بقیہ 36

نہیں بلکہ معاشی خود انحصاری، برآمدات میں اضافے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ یہاں جاری ہونے والے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ حکومت ریکوڈک منصوبے کی مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایم ایل-3 کی اپ گریڈیشن کی منصوبہ بندی مکمل کر لی ہے، جسے 2033 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کا بنیادی مقصد ریکوڈک سے نکلنے والی معدنیات کی محفوظ، تیز رفتار اور کم لاگت ترسیل کو یقینی بنانا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے وسیع معدنی ذخائر کو عالمی منڈیوں تک پہنچانے کیلئے جدید ریلوے انفراسٹرکچر ناگزیر ہے کیونکہ بڑے پیمانے پر معدنیات کی نقل و حمل کیلئے ریلوے سڑکوں کے مقابلے میں زیادہ مؤثر اور کم خرچ ذریعہ ہے۔ سینیٹر محمد عبدالقادر نے بتایا کہ منصوبے کی مالی معاونت حکومت پاکستان اور ریکوڈک منرل کمپنی (RDMC) کے اشتراک سے کی جائے گی۔ RDMC تقریباً 390 ملین ڈالر کی برج فنانسنگ فراہم کرے گی، جسے حکومت پاکستان جون 2028 تک واپس کرے گی، جبکہ باقی فنڈنگ پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام (PSDP) کے ذریعے فراہم کی جائے گی۔

بقیہ 37

کی زیر نگرانی مختلف وارڈز کا تفصیلی معائنہ کیا۔ ان وارڈز میں ایم ایچ وارڈ، آئسولیشن وارڈ، نرسری وارڈ، آئی پی ڈی وارڈ، آئی سی یو، اے ٹی ایف سی وارڈ، لیبارٹری اور واٹر فلٹریشن پلانٹ شامل ہیں۔ اس موقع پر ایم ایس ایف کے سربراہ نے مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی۔ ڈپٹی کمشنر ایم ایس ایف کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر نے مریضوں کو فراہم کی جانے والی بنیادی سہولیات کی فراہمی اور ادویات کی دستیابی کو یقینی بنانے پر زور دیتے ہوئے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو ہدایت کی کہ ہسپتال میں ادویات کی دستیابی کی صورت حال یقینی بنائی جائے اور دستیاب ادویات کی مکمل تفصیل نمایاں طور پر بورڈ پر درج کی جائے

بقیہ 38

سے متعلق درپیش مسائل پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر ایگزیکٹو انجینئر پٹ فیڈر کینال فرید احمد پندرانی، سب ڈویژنل آفیسران امان اللہ کاجانی، محمد امین عمرانی، محمد سلیم بہرانی، مراد بخش مری، سید امجد شاہ، ڈپٹی کلکٹر شاہنواز علی، سب انجینئر وسیم احمد بہرانی، بابو غلام قادر کھوکھر، ہیڈ کلرک شاہ احمد جھگڑا سمیت دیگر افسران اور عملہ بھی موجود تھا۔ بعد ازاں میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے چیف انجینئر کینال زر قربان علی جتوئی نے کہا کہ بلوچستان کے نہری نظام میں پانی کی شدید قلت کے باعث محکمہ ایریگیشن اور کاشتکاروں کو مشکلات کا سامنا ہے، تاہم سندھ سے بلوچستان کے حصے کا پانی حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

بقیہ 39

جرات اور ثابت قدمی کے ساتھ دہشت گردوں کا مقابلہ کیا، وہ قابل تحسین ہے اور دہشت گردوں کے سامنے نہ جھکنے کے قومی عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت بلوچستان نے متعلقہ اداروں کو ہدایت کی ہے کہ حملے میں ملوث تمام دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کو فوری طور پر قانون کی گرفت میں لا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کے عوام، قبائلی عمائدین، سیاسی قیادت اور سیکیورٹی ادارے دہشت گردی کے خلاف متحد ہیں، امن دشمن عناصر کے تمام مذموم عزائم ہر قیمت پر ناکام بنائے جائیں گے۔

بقیہ 40

میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات انتہائی افسوسناک اور باعث رنج ہیں، جن کے نتیجے میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔ انہوں نے کہا کہ بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانے کے ایسے واقعات ناقابل قبول ہیں اور ان سے پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے میر علی مردان خان ڈومکی نے شہداء کے درجات کی بلندی، لواحقین کے لیے صبر جمیل اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ ان مشکل حالات میں پوری قوم متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے دکھ میں برابر کی شریک ہے

بقیہ 41

شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ اجلاس کے دوران ڈسٹرکٹ منیجر راہبز پروگرام نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ حکومت بلوچستان کے فنڈنگ سے بلوچستان رائز پروگرام، بی آر ایس پی (BRSP) کے ذریعے نافذ کیا جا رہا ہے، جس کا مقصد نوجوانوں، خواتین اور مقامی کاروباری افراد کو مالی و تکنیکی معاونت فراہم کر کے روزگار کے مواقع میں اضافہ، غربت میں کمی اور پائیدار معاشی ترقی کو فروغ دینا ہے۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ پروگرام کے دو بنیادی اجزا ہیں۔ پہلے جز میں سماجی ترقی، کمیونٹی کی استعداد کار میں اضافہ اور دیگر سماجی سرگرمیاں شامل ہیں، جبکہ دوسرے جز میں انٹرپرائز ڈویلپمنٹ کے تحت کاروباری افراد کو گرانٹس، مالی معاونت، قرضوں اور کاروباری رہنمائی کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اجلاس کو آگاہ کیا گیا کہ گوادر میں ہر سال مختلف کاروباری منصوبوں کا انتخاب کیا جاتا ہے، جن کے لیے پانچ لاکھ روپے سے لے کر دو کروڑ روپے تک کی گرانٹس فراہم کی جاتی ہیں

بقیہ 42

انہوں نے کہا کہ میر عبیداللہ گورگیج کی کارکردگی اور عوام دوست سیاست سے متاثر ہو کر مختلف سیاسی و سماجی شخصیات، نوجوان، قبائلی عمائدین اور عوام کی بڑی تعداد جوق در جوق پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیت اختیار کر رہی ہے۔ یہ عوام کے اس اعتماد کا واضح ثبوت ہے کہ پیپلز پارٹی ہی وہ جماعت ہے جو عوامی مسائل کے حل، جمہوریت کے استحکام اور صوبے کی ترقی کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ میر شیر احمد منگلزئی نے مزید کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی چیئرمین بلاول بھٹو زرداری اور صوبائی قیادت کی رہنمائی میں بلوچستان کے عوام کی خدمت کا مشن جاری رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ بھی میر عبیداللہ گورگیج کی قیادت میں حلقہ پی بی 44 میں ترقیاتی کاموں کا سلسلہ مزید تیز کیا جائے گا

بقیہ 43

کہ یورپی اتحادی ممالک کو نیٹو کے دفاع میں زیادہ ذمے داری اٹھانی چاہیے۔ اردوان نے کہا کہ ایران جنگ کے دوران اضافی فضائی دفاعی تعاون پر امریکا، اسپین، جرمنی اور اٹلی کا شکریہ بھی ادا کیا۔ ترک صدر نے کہا کہ ہمیں ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف متحد ہونا چاہیے۔

بقیہ 44

کارکردگی دکھانے والے ٹاپ 10 طلبہ و طالبات، جن میں پانچ طالبات اور پانچ طلبہ شامل ہیں، کو شہید بینظیر بھٹو ڈسٹرکٹ ٹاپرز ٹیلنٹ اسکالرشپس دی جائیں گی انہوں نے کہا کہ اس اقدام کا مقصد ذہین اور باصلاحیت طلبہ و طالبات کی حوصلہ افزائی، تعلیمی میدان میں صحت مند مقابلے کے رجحان کو فروغ دینا اور انہیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔ خالد ماندائی نے کہا کہ بلوچستان ایجوکیشن انڈاؤمنٹ فنڈ صوبے بھر میں میرٹ، شفافیت اور مساوی تعلیمی مواقع کی فراہمی کیلئے بھرپور کردار ادا کر رہا ہے تاکہ نوجوان نسل اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر صوبے اور ملک کی ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکے۔ اعلان کردہ نتائج کے مطابق ضلع چمن کے مرد طلبہ میں محمد حمزہ نے پہلی، حبیب الرحمن نے دوسری، ارسلان خان نے تیسری، اورنگزیب نے چوتھی جبکہ محمد اجمل نے پانچویں پوزیشن حاصل کی

بقیہ 45

افراد کے درمیان بھائی چارے کو مزید مستحکم بنانا، اور ضلع میں امن و امان کی مجموعی صورتحال کو پہلے سے بہتر بنانے جیسے اہم نکات شامل تھے وفد نے ضلعی انتظامیہ کی جانب سے اقلیتی برادری کے مسائل کے حل کیلئے کیے گئے اقدامات کو سراہا اور اپنے تعاون کی یقین دہانی بھی کروائی اس موقع پر ڈپٹی کمشنر ورندر لعل نے وفد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ضلعی انتظامیہ تمام شہریوں کو بلاامتیاز بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے بھرپور اقدامات کر رہی ہے۔

بقیہ 46

عبدالشکور، اسسٹنٹ کمشنر گوادر رومیل جان نعیم، اسسٹنٹ کمشنر طارق امام بلوچ، ڈی ایس پی پولیس چاکر بلوچ، تحصیلدار اور ماڑہ نور خان بلوچ، نائب تحصیلدار پسنی عبدالرحمن، انجمن تاجران، سول سوسائٹی، انڈسٹری، لیبر ڈیپارٹمنٹ اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران واسٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نقیب اللہ کاکڑ نے کہا کہ حکومت بلوچستان کی ہدایات کے مطابق عوام کو ریلیف فراہم کرنا ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے۔ شہریوں کا معاشی استحصال کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا اور ناجائز منافع خوری، گراں فروشی، ذخیرہ اندوزی اور سرکاری نرخناموں کی خلاف ورزی میں ملوث عناصر کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ تمام دکاندار نمایاں مقام پر سرکاری نرخنامے آویزاں کریں اور مقررہ قیمتوں پر اشیائے ضروریہ فروخت کرنا ہر صورت یقینی بنائیں۔ خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف جرمانوں، مقدمات کے اندراج اور دیگر قانونی کارروائی سمیت زیرو ٹالرنس پالیسی اختیار کی جائے گی

بقیہ 47

طور پر 22 کیسز دیکھے گئے۔ سرکاری ملازمین کے قومی شناختی کارڈ سروس بک تنخواہ کے سلپ اور تعلیمی اسناد میں عمر کی فرق کو درست کرنے کیلئے ملازمین کی اصل دستاویزات چیک کیے گئے۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر نے تمام متاثرہ ملازمین کے اصل دستاویزات کا بغور جائزہ لیا اور انکے عمر کی درستگی کے لیے اہم فیصلے کیئے۔ ڈپٹی کمشنر منیر احمد درانی نے کہا کہ سرکاری ملازمین کے مسائل کا فوری حل کرنا ہماری اولین ترجیح ہے سرکاری دفاتر میں کام کرنے والے ذمہ داران ملازمین کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کریں اور انکے مشکلات کم کرنے کے لیئے بھرپور کردار ادا کریں۔

بقیہ 48

تحصیلدار حاجی جاوید، جبکہ جی ڈی اے کی جانب سے ایگزیکٹو انجینئر غلام محمد، جی ڈی اے سروے ٹیم اور انفورسمنٹ عملے کی موجودگی میں شروع کیا گیا۔ کارروائی کے دوران پولیس کی بھاری نفری بھی موقع پر موجود رہی تاکہ حد بندی کا عمل پرامن اور شفاف انداز میں مکمل کیا جا سکے۔ موضع موڈی میں واقع 200 ایکڑ اراضی پر مشتمل جی ڈی اے کے فشرمین کالونی کی سرکاری اراضی کی تعین کے لیے مختلف مقامات پر بینچ مارکس (Bench Marks) نصب کیے گئے اور سروے کے مطابق اراضی کی نشاندہی کا عمل شروع کیا گیا۔ مشترکہ ٹیم نے حد بندی کے دوران سرکاری اراضی پر قائم غیر قانونی تجاوزات اور قبضوں کا بھی جائزہ لیا اور قابضین کو متنبہ کیا کہ وہ مقررہ مدت کے اندر از خود سرکاری اراضی خالی کر دیں، بصورت دیگر قانون کے مطابق تجاوزات کے خلاف بلاامتیاز آپریشن عمل میں لایا جائے گا

بقیہ 49

تمام تعمیراتی سرگرمیاں اعلیٰ معیار کے مطابق مقررہ مدت کے اندر مکمل کی جائیں تاکہ طالبات کو جلد از جلد محفوظ، بہتر اور سازگار تعلیمی ماحول میسر آسکے۔ انہوں نے کہا کہ اسکول میں طالبات اور تدریسی عملے کو بجلی کی غیر یقینی صورتحال اور شدید گرمی کے باعث پیش آنے والی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے میونسپل کارپوریشن کی جانب سے اسکول کے بجلی کے نظام کو مکمل طور پر سولر سسٹم پر منتقل کرنے کے لیے فنڈز فراہم کیے گئے ہیں۔ اس منصوبے کے تحت سولر پینلز، انورٹرز اور دیگر ضروری آلات کی خریداری اور تنصیب عمل میں لائی جائے گی۔ میئر بلیغ شیر قاضی نے کہا کہ تربت میں سال کے بیشتر مہینوں کے دوران شدید گرمی رہتی ہے، اس لیے طالبات اور تدریسی عملے کو بہتر تعلیمی ماحول اور گرمی سے تحفظ فراہم کرنے کے لیے اسکول کی سولرائزیشن کی منظوری دی گئی ہے

بقیہ 50

پیشکان کا تفصیلی مانیٹرنگ دورہ کیا، جہاں انہوں نے طبی خدمات کی فراہمی اور انتظامی امور کا جائزہ لیا۔ دورے کے دوران ڈاکٹر مرشد دشتی نے عملے کی حاضری، او پی ڈی رجسٹر، زچہ و بچہ صحت (MNCH) مراکز، توسیعی پروگرام برائے حفاظتی ٹیکہ جات (EPI) کے مراکز، ویکسین کی دستیابی اور کولڈ چین کے انتظامات، ادویات کے سرکاری ذخیرے اور مریضوں کو فراہم کی جانے والی طبی سہولیات کا تفصیلی معائنہ کیا۔ انہوں نے متعلقہ عملے کو ہدایت دی کہ مریضوں کو معیاری، بروقت اور بلاتعطل طبی خدمات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، ادویات کا ریکارڈ مکمل رکھا جائے، حفاظتی ٹیکہ جات کی دستیابی برقرار رکھی جائے اور زچہ و بچہ کی صحت سے متعلق خدمات کو مزید مؤثر بنایا جائے تاکہ دور دراز علاقوں کے عوام کو بہترین طبی سہولیات میسر آسکیں

بقیہ 51

عوامی خدمت، سیاسی بصیرت، بردباری اور عوام سے وابستگی اس کی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں اس لیے عوام کی حمایت کسی وقتی مفاد کی بنیاد پر نہیں بلکہ عوامی خدمت، اعتماد اور سیاسی وابستگی پر قائم ہیں۔ اس نے ہمیشہ علاقے کے عوام کے مسائل کو ترجیح دی

بقیہ 52

تعلیمی اسناد، تجربے اور اہلیت کا شفاف انداز میں جائزہ لیا جا رہا ہے۔ انٹرویو کمیٹی کے اراکین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بھرتی کا تمام عمل میرٹ، شفافیت اور حکومتی پالیسی کے مطابق مکمل کیا جائے گا تاکہ اہل اور مستحق امیدواروں کا انتخاب یقینی بنایا جا سکے۔ امیدواروں نے بھی امید ظاہر کی کہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو میں بھرتیوں کا عمل مکمل طور پر میرٹ اور انصاف کی بنیاد پر انجام دیا جائے گا۔

بقیہ 53

مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ ذاتی مفادات، سیاسی اختلافات اور قبائلی تنازعات کو پس پشت ڈال کر صوبے میں امن، استحکام اور ترقی کے لیے متحد ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ دہشتگردی صرف حکومت، سیکورٹی اداروں یا قانون نافذ کرنے والے اداروں کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ پورے معاشرے کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ اس ظالمانہ عفریت کا مؤثر مقابلہ اسی صورت ممکن ہے جب عوام، سیاسی جماعتیں، قبائلی عمائدین، مذہبی رہنما، نوجوان اور سول سوسائٹی ایک مشترکہ مؤقف اختیار کرتے ہوئے دہشتگرد عناصر اور ان کے سہولت کاروں کو سختی سے مسترد کریں۔ سید امان شاہ نے کہا کہ عوام پاکستان پارٹی شروع دن سے امن، جمہوریت، آئین کی بالادستی، قومی یکجہتی اور عوامی فلاح و بہبود کی داعی جماعت ہے۔ پارٹی کا مؤقف ہے کہ بلوچستان کے مسائل کا حل صرف مذاکرات، سیاسی استحکام، باہمی اعتماد اور عوامی شراکت داری میں پوشیدہ ہے۔ نفرت، تشدد اور بدامنی سے نہ صرف قیمتی انسانی جانوں کا نقصان ہوتا ہے بلکہ ترقیاتی منصوبے، سرمایہ کاری، تجارت، تعلیم اور روزگار کے مواقع بھی شدید متاثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان قدرتی وسائل سے مالا مال صوبہ ہے، مگر امن و استحکام کے بغیر ان وسائل سے عوام کو حقیقی فائدہ نہیں پہنچایا جاسکتا۔ اگر صوبے میں دیرپا امن قائم ہو جائے تو نہ صرف سرمایہ کاری بڑھے گی بلکہ نوجوانوں کو روزگار، بہتر تعلیم، صحت اور ترقی کے نئے مواقع بھی میسر آئیں گے۔ انہوں نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ دہشتگردی کے خاتمے کے لیے مؤثر حکمت عملی اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کے سماجی و معاشی مسائل کے حل، نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی، تعلیم کے فروغ اور بنیادی سہولیات کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ بدامنی کے اسباب کا بھی مستقل خاتمہ ممکن ہو

بقیہ 54

بلتی کے وژن صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ کے خصوصی ہدایات اور سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان کے زیر نگرانی روزانہ کی بنیاد پر ڈی ایس سی کا انعقاد کیا جا رہا ہے تاکہ صوبے ان اسکیموں کو جلد از جلد شروع کیا جائے اجلاس میں چیف انجینئر کوئٹہ زون عبدالرحیم منگلزئی ایس ای کوئٹہ سٹی اظہر جان ایس ای پشین سرکل وسیم حیدر ٹیکنیکل ایڈوائزر احسان اللہ خان دوتانی پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پی اینڈ ڈی کے حکام اور متعلقہ ایگزیکٹو انجینئرز نے شرکت کی اجلاس کے دوران ان اضلاع میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کے تحت مختلف سڑکوں سے متعلق ترقیاتی منصوبوں پر تفصیلی غور کیا گیا متعلقہ حکام نے منصوبوں کی فریبیلٹی تخمینہ لاگت تکنیکی پہلوؤں اور مجوزہ مدت تکمیل کے حوالے سے جامع بریفنگ دی اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ جاری ترقیاتی منصوبوں کو مقررہ مدت کے اندر اور اعلیٰ معیار کے مطابق مکمل کیا جائے تاکہ عوام کو بہتر اور محفوظ سفری سہولیات کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے ڈپارٹمنٹل سب کمیٹی نے مختلف نئے روڈ انفراسٹرکچر منصوبوں کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلق متعدد اسکیموں کی منظوری کی سفارش کی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ منظور شدہ منصوبوں پر جلد از جلد عملی کام کے آغاز کیلئے تمام قانونی انتظامی اور تکنیکی تقاضے بروقت مکمل کیے جائیں گے

بقیہ 55

مولانا سید سعد اللہ آغا اور مولوی نقیب اللہ ملاخیل نے جامعہ امدادیہ سریاب روڈ کے کمسن طلبہ پر بارودی مواد کے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے نہایت افسوسناک سفاکانہ اور انسانیت سوز واقعہ قرار دیا۔ انہوں نے معصوم طلبہ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ معصوم اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے کھلے دشمن ہیں جنہوں نے اپنی درندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نہ دین کا احترام ہے نہ انسانیت کا اور نہ ہی بچوں کی جانوں کا کوئی احساس انہوں نے کہا کہ بلوچستان بالخصوص کوئٹہ مسلسل بدامنی، دہشت گردی اور خونریزی کی لپیٹ میں ہے۔ عوام، تاجر، طلبہ، علماء اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے شہری عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ شہر میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے شہریوں کو شدید خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے لوگ عملاً قاتلوں دہشت گردوں، غنڈہ عناصر اور راہزنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے گئے ہیں

بقیہ 56

سفاکانہ اور انسانیت سوز واقعہ قرار دیا انہوں نے معصوم طلبہ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور زخمیوں کی جلد و مکمل صحت یابی کے لیے دعا کی، انہوں نے کہا کہ معصوم اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے کھلے دشمن ہیں جنہوں نے اپنی درندگی سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انہیں نہ دین کا احترام ہے نہ انسانیت کا اور نہ ہی بچوں کی جانوں کا کوئی احساس انہوں نے کہا کہ بلوچستان بالخصوص کوئٹہ مسلسل بدامنی، دہشت گردی اور خونریزی کی لپیٹ میں ہے، عوام، تاجر، طلبہ، علماء اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے شہری عدم تحفظ کا شکار ہیں۔ شہر میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال نے شہریوں کو شدید خوف و ہراس میں مبتلا کر دیا ہے لوگ عملاً قاتلوں دہشت گردوں، غنڈہ عناصر اور راہزنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اولین ذمہ داری شہریوں کے جان و مال کا تحفظ اور امن و امان کا قیام ہے مگر افسوس کہ عملی اقدامات کے بجائے محض بلند و بانگ دعوؤں اور نمائشی بیانات سے عوام کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے

بقیہ 57

نور ناصر اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کرتے ہوئے دلی ہمدردی، مکمل یکجہتی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ انہوں نے ڈاکٹر ماہ نور کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کرتے ہوئے اہل خانہ کو یقین دلایا کہ اس مشکل گھڑی میں پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ قائمقام چیئرمین سینیٹ نے خواتین کے خلاف ہر قسم کے تشدد، خصوصاً تیزاب گردی جیسے انسانیت سوز جرائم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایسے سفاکانہ اقدامات کسی بھی مہذب معاشرے میں ناقابل قبول ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے تحفظ اور انہیں بروقت انصاف کی فراہمی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے اور ایسے گھناؤنے جرائم کے مرتکب عناصر کو قانون کے مطابق سخت سزا ملنی چاہیے۔ اظہار یکجہتی اور حوصلہ افزائی کے طور پر سیدال خان نے ڈاکٹر ماہ نور ناصر کو پھولوں کا گلدستہ اور تحائف پیش کیے۔ انہوں نے ڈاکٹر ماہ نور کی ہمت، استقامت اور حوصلے کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ اس آزمائش میں تنہا نہیں بلکہ پوری قوم ان کے ساتھ کھڑی ہے

بقیہ 58

زندگی متاثر کاروباری مراکز اور بازاروں میں رش نہ ہونے کے برابر ہے۔ دیہاڑی دار مزدور طبقہ، رکشہ ڈرائیور اور ریڑھی بان سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں کیونکہ اس جبس گرمی میں بھی سخت محنت کرنی پڑ رہی ہے جبکہ ایسی گرمی میں پسینہ رکنے کا نام ہی نہیں لیتا ہوا کی کمی کے باعث لوگوں کا دم گھٹتا ہے بچے بوڑھے اس موسم میں بیمار ہو رہے ہیں جس گرمی میں پانی کی کمی سے بچنے کے لیے نمکین پانی کا استعمال کر رہے ہیں اور لوگ خود بخود شدید دھوپ میں باہر نکلنے سے گریز کر رہے ہیں۔ ہلکے رنگ کے سوتی کپڑے پہننا شروع کر رکھا ہے تاکہ پسینہ جذب ہو سکے۔ اگر باہر نکلتے وقت سر پر گیلا کپڑا، ٹوپی یا چھتری کا استعمال کرتے نظر آرہے ہیں

بقیہ 59

اس موقع پر نہری نظام، آبپاشی کی صورتحال، جاری ترقیاتی منصوبوں، پانی کی منصفانہ تقسیم اور محکمانہ کارکردگی سے متعلق مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ چیف انجینئر قربان علی جتوئی نے افسران کو ہدایت کی کہ کسانوں کو بروقت اور منصفانہ بنیادوں پر آبپاشی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں اور نہری نظام کی مؤثر نگرانی کو یقینی بنایا جائے۔

بقیہ 60

ہے اس لیئے حکومت کو چاہیے کہ وہ اس شہر کو بنا دیں ضلع صحبت پور سے الگ کر کے اس قدیمی شہر کو ضلع کا درجہ دیکر نزدیکی علاقوں کو اس میں شامل کر کے اس کے قریبی تحصیلوں کو اس میں شامل کیا جائے تاکہ عوام کا دیرانہ مطالبہ پورا ہو جائے

بقیہ 61

متاثر ہوئی ہیں بلکہ دوسرے صوبوں سے سیاحوں، تاجروں اور سرمایہ کاروں نے بھی بلوچستان، بالخصوص کوئٹہ، کا رخ کرنا تقریباً چھوڑ دیا ہے، جس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ سمیت متعدد شعبے شدید مالی بحران سے دوچار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک وقت تھا جب بلوچستان کے مختلف شہروں کے درمیان مسافروں کی بھرمار ہوتی تھی، مگر آج صورتحال یہ ہے کہ ایک پوری کوچ میں بمشکل دس مسافر بھی نہیں ہوتے۔ مسافروں کی تعداد میں مسلسل کمی کے باعث ٹرانسپورٹرز اپنے روزمرہ اخراجات، گاڑیوں کی دیکھ بھال، عملے کی تنخواہیں اور دیگر مالی ذمہ داریاں پوری کرنے سے قاصر ہیں، جبکہ اس شعبے سے وابستہ ہزاروں خاندان شدید معاشی مشکلات کا شکار ہو چکے ہیں۔ حاجی حبیب اللہ خان بادیزئی نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کا شعبہ کسی بھی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن بلوچستان میں جاری بدامنی نے اس شعبے کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے

بقیہ 62

کے باعث شہریوں میں خوف و ہراس پھیل گیا اور وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ زلزلے سے فی الحال کسی قسم کے جانی و مالی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔

بقیہ 63

سمیت دیگر متعلقہ افسران نے شرکت کی اجلاس کے دوران ضلع بھر میں حالیہ پولیو مہم کی مجموعی کارکردگی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا متعلقہ حکام نے بریفنگ دیتے ہوئے بتایا کہ مہم کے دوران ٹیموں کی فیلڈ کارکردگی، بچوں کی کوریج، مسڈ کیسز، ہائی رسک یونین کونسلز اور درپیش چیلنجز پر خصوصی توجہ دی گئی اس موقع پر ٹیموں کو درپیش مسائل، سیکیورٹی صورتحال، والدین کے تعاون، آگاہی مہم اور محکمہ صحت کی جانب سے کیے گئے انسدادی اقدامات پر بھی تفصیلی گفتگو کی گئی ڈپٹی کمشنر ورندر لعل نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہدایت کی کہ آئندہ پولیو مہمات کو مزید مؤثر، منظم اور کامیاب بنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں

بقیہ 64

سندھ حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے میونسپل کمیٹی سے "اللہ کے ناموں والے چوک" تک مشعلیں اور موم بتیاں جلا کر ریلی نکالی۔ اس موقع پر احتجاج کی قیادت کرنے والے مختلف تنظیموں کے رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس جائز اور بنیادی مسئلے کے حل کے لیے یہ چوتھی بار احتجاج کر رہے ہیں، لیکن انتظامیہ اور منتخب نمائندوں کو کچھ نظر نہیں آ رہا۔" انہوں نے خبردار کیا کہ "اگر یہ مسئلہ حل نہ کیا گیا تو ہم آئندہ احتجاج میں بااختیار افراد کا جنازہ نکالتے ہوئے بڑا احتجاج کریں گے۔ ہم اپنے اس جائز مطالبے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔" احتجاج میں پی پی پی (شہید بھٹو) کے چیف آرگنائزر، وریام چنہ، غلام نبی کولاچی، محمد سلیم چنہ، حاجی غلام مرتضیٰ منگھی، عبدالرزاق موہل، قومی عوامی تحریک کے سکندر علی لاشاری، مسلم لیگ فنکشنل کے فقیر تسیم احمد منگھ، فقیر امداد علی میرانی، جمعیت علماء اسلام کے محمد ابوبکر کوریجو، فاروق احمد مہر، مزدور اتحاد کے صاحب خان شیخ، کامریڈ محمد صدیق جروار، علی حسن سندھی، حسن علی چنہ اور دیگر نے شرکت کی۔

بقیہ 65

انہیں زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ سردار مقبول احمد شیخ اور سردارزادہ فیاض محمود شیخ محض سیاسی رہنما نہیں بلکہ عوام کے حقیقی ترجمان ہیں، جن کی سیاست کا محور ہمیشہ عوامی فلاح اور خوشحالی رہا ہے۔ رہنماؤں کا کہنا تھا کہ سردار مقبول احمد شیخ کی طویل سیاسی جدوجہد اور عوامی خدمات شکارپور کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں، جبکہ سردارزادہ فیاض محمود شیخ نے چیئرمین میونسپل کمیٹی کی حیثیت سے جس تندہی اور دیانت داری سے شکارپور شہر کے مسائل کو حل کیا ہے، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عوامی مسائل کے حل کے لیے پرعزم ہیں۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ سردار مقبول احمد شیخ اور سردارزادہ فیاض محمود شیخ نے بلاتفریق رنگ و نسل اور گروہ بندی سے بالاتر ہو کر شکارپور کے شہریوں کی دادرسی کی ہے۔ محلہ گولہ سمیت شہر کے دیگر علاقوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، صفائی ستھرائی کے نظام کی بہتری اور عوامی حلقوں کی تکالیف کو دور کرنے میں ان کا کردار نمایاں رہا ہے۔ ان رہنماؤں کی بدولت شکارپور کے عوام میں اعتماد کی نئی لہر پیدا ہوئی ہے اور عوام ان کی قیادت پر مکمل بھروسہ کرتے ہیں۔ آخر میں رہنماؤں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ شکارپور کی ترقی اور عوامی فلاحی مشن کی تکمیل کے لیے سردار مقبول احمد شیخ اور سردارزادہ فیاض محمود شیخ کی قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی عوامی خدمات کے اعتراف میں ہمیشہ ان کے شانہ بشانہ کھڑے رہیں گے۔

بقیہ 66

بھنبوں کے باڑے پر مزدوری کرتا تھا، باڑے کے مالک علی خان کلھوڑو اور ان کے ساتھیوں پنن کلھوڑو، بہلو کلھوڑو اور ہمت علی کلھوڑو نے مبینہ طور پر اشاق علی سومرو پر شدید تشدد کیا۔ تشدد کے بعد بیہوشی کی حالت میں اسے لاڑکانہ آنے والی کوچ میں بٹھا کر لاڑکانہ روانہ کر دیا گیا۔ زخمی نوجوان کو اس وقت لاڑکانہ چانڈکا اسپتال کے (شعبہ حادثات) وارڈ میں داخل کیا گیا ہے جہاں اس کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ دوسری جانب زخمی کے بھائی اشفاق علی سومرو نے نوڈیرو میڈیا آفس کے سامنے احتجاج کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ "میرا بھائی کئی مہینوں سے گھر نہیں آیا تھا۔ جب اس نے چھٹی مانگی تو بھنبوں کے باڑے کے مالک علی خان کلھوڑو، پنن کلھوڑو، بہلو کلھوڑو اور ہمت علی کلھوڑو نے مل کر اس پر تشدد کر کے شدید زخمی کر دیا ہے۔ اگر میرے بھائی کو کچھ بھی ہوا تو اس کی ذمہ داری مذکورہ افراد ہوں گے۔ اشاق علی سومرو نے پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین بلاول بھٹو زرداری، لیڈیز ونگ کی مرکزی صدر فریال تالپور سمیت اعلیٰ انتظامی عملداران سے اپیل کی کہ میرے بھائی کو انصاف دلایا جائے

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے رحمت میاخیل اور عبدالحکیم خروٹی ملاقات کر رہے ہیں

''شہید بینظیر بھٹو ڈسٹرکٹ ٹاپرز ٹیلنٹ اسکالرشپس'' کا اعلان

سخت مسابقے کے رجحان کو فروغ دینا اور اہل طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے مالی معاونت فراہم کرنا ہے۔ خالد ماندائی

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے تعلیم دوست وژن اور میرٹ کے فروغ کے عزم کے تحت بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ (BEEF) نے ضلع چمن کے میٹرک امتحانات 2025 کے نمایاں طلبہ و طالبات کیلئے "شہید بینظیر بھٹو ڈسٹرکٹ ٹاپرز ٹیلنٹ اسکالرشپس" کا اعلان کر دیا ہے بلوچستان ایجوکیشن انڈومنٹ فنڈ (BEEF) کے چیف ایگزیکٹو آفیسر خالد ماندائی نے بتایا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی خصوصی ہدایات اور معیاری تعلیم کے فروغ کے وژن کے تحت ضلع چمن کے میٹرک امتحانات 2025 میں نمایاں (بقیہ 44 صفحہ 3 پر)

گورنر بلوچستان جعفر خان مندوخیل سے حافظ عثمان اختر کی قیادت میں گرینڈ الائنس ژوب کا وفد ملاقات کر رہا ہے

ڈپٹی کمشنر نصیر آباد کا ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ

ہسپتال میں ادویات کی دستیابی ہر صورت یقینی بنائی جائے، وریندر لعل

نصیر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد، وریندر لعل نے آج ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ کیا اس موقع پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ایاز حسین جمالی، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر حبیب اللہ پندرانی اور ایم ایس ایف آرگنائزیشن کے نمائندگان بھی موجود تھے۔ ڈپٹی کمشنر نے ایم ایس ایف کی جانب سے شعبہ صحت میں کارکردگی کا جائزہ لیا اور ایم ایس ایف (بقیہ 37 صفحہ 3 پر)

چیف انجینئر کینالز قربان علی جتوئی نے ایریگیشن آفس نصیر آباد کا دورہ

نصیر آباد (خ ن) چیف انجینئر کینالز قربان علی جتوئی نے ایریگیشن آفس نصیر آباد کا دورہ کیا، جہاں سپرنٹنڈنگ انجینئر ایریگیشن سرکل نصیر آباد مدثر ظفر کھوسہ نے انہیں پٹ فیڈر کینال، کیرتھر کینال اور زرعی پانی کی فراہمی (بقیہ 38 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر نصیر آباد، سے گرودوارہ کے نمائندہ وفد کی ملاقات

اقلیتی برادری کو درپیش مسائل کے حل کیلئے ضلعی انتظامیہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں وریندر لعل

نصیر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد، وریندر لعل سے ڈیرہ مراد جمالی میں واقع گرودوارہ کے نمائندہ وفد نے ان کے دفتر میں ملاقات کی وفد نے ڈپٹی کمشنر کو منصب سنبھالنے پر مبارکباد پیش کی اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ملاقات کے دوران باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا، جن میں بین المذاہب ہم آہنگی کا فروغ، مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے (بقیہ 45 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر جعفر آباد خالد خان نے نیو بس اڈے کے زیرِ تعمیر منصوبے کا دورہ

جعفر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر جعفر آباد خالد خان نے نیو بس اڈے کے زیرِ تعمیر منصوبے کا دورہ کر کے جاری ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر چیف آفیسر میونسپل کارپوریشن احمد نواز جتک نے انہیں منصوبے کی پیش رفت، تعمیراتی معیار اور دیگر امور کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔

ڈپٹی کمشنر نقیب اللہ کاکڑ کی زیرِ صدارت ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی کا اہم اجلاس

عوام کو ریلیف فراہم کرنا ضلعی انتظامیہ کی اولین ترجیح ہے، ڈپٹی کمشنر گوادر

گوادر (خ ن) ڈپٹی کمشنر نقیب اللہ کاکڑ کی زیر صدارت ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹی کا اہم اجلاس منعقد ہوا، جس میں ضلع بھر میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں، دستیابی، معیار، صفائی کی صورتحال اور پرائس کنٹرول اقدامات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں عوام کو ریلیف فراہم کرنے اور مارکیٹ میں سرکاری نرخناموں پر سختی سے عملدرآمد یقینی بنانے کیلئے متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) ظہور بلوچ، ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ڈاکٹر (بقیہ 46 صفحہ 3 پر)

زرعی پانی کی بلاتعطل فراہمی کیلئے ہر ممکن اقدامات جاری رکھے جائیں گے، صلاح الدین نورزئی

نصیر آباد (خ ن) کمشنر نصیر آباد ڈویژن صلاح الدین نورزئی نے نصیر آباد ڈویژن کے کاشتکاروں کے وسیع تر مفاد میں اہم اقدامات کرتے ہوئے پٹ فیڈر کینال میں زرعی پانی کی قلت اور بلوچستان کے حصے کے پانی کی فراہمی کے مسئلے پر کمشنر سکھر ڈویژن اور کمشنر لاڑکانہ ڈویژن سے رابطہ کیا۔

ڈپٹی کمشنر کے زیر صدارت سرکاری ملازمین کے عمر درستگی کے حوالے سے اہم اجلاس

سرکاری ملازمین کے مسائل فوری حل کرنا ہماری اولین ترجیح ہے، منیر احمد درانی

قلات (خ ن) ڈپٹی کمشنر منیر احمد درانی کے زیر صدارت سرکاری ملازمین کے عمر درستگی کے حوالے سے اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں محکمہ پولیس محکمہ تعلیم محکمہ بی اینڈ آر محکمہ صحت محکمہ لائیو اسٹاک کے ملازمین کے کیسز کی جانچ پڑتال کی گئی۔ ان محکموں کے مجموعی (بقیہ 47 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر قلات منیر احمد درانی اپنے دفتر میں عوامی مسائل سن رہے ہیں

حکومت صوبے میں امن وامان کے قیام پر کوئی سمجھوتہ نہیں کرے گی، نسیم الرحمن

دہشت گردی کے جڑ سے خاتمے تک تمام ممکنہ اقدامات اور سرگرمیاں پوری طاقت سے جاری رہیں گے

شہریوں کے تحفظ پر معمور پولیس افیسران واہلکاروں کو نشانہ بنانا انتہائی افسوسناک عمل ہے، صوبائی مشیر ماحولیات وموسمیاتی تبدیلی

کوئٹہ (خ ن) صوبائی مشیر ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی نسیم الرحمان خان ملاخیل نے زیارت میں سیکورٹی فورسز کی کارروائی کو خراج تحسین جبکہ ہرنہ اوڑک واقعے میں بے گناہ شہریوں کی شہادت ہر بے حد افسوس کا اظہار کیا ہے صوبائی مشیر نسیم الرحمن خان ملاخیل نے زیارت میں فتنہ الخوارج سے وابستہ دہشت گردوں کے بزدلانہ حملے میں پولیس اہلکاروں کی شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا (بقیہ 34 صفحہ 3 پر)

امن دشمن عناصر کے تمام مذموم عزائم ہر قیمت پر ناکام بنائے جائیں گے، سرفراز بگٹی

قلات میں لیشمانیاسس کی وباء کے روک تھام کیلئے مربوط حکمت عملی پر کام شروع کر دیا ہے، انتظامیہ

عوام کے مسائل کا بروقت اور دیرپا حل اولین ترجیح ہے، فیصل جمالی

حلقے کی ترقی، خوشحالی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے

عوام کے لیے ان کے دفتر کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں اور ہر شہری بلاجھجھک اپنے مسائل پیش کر سکتا ہے، صوبائی وزیر

گنداخہ: (نامہ نگار) پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر رہنما اور صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی سے ان کے دفتر سول سیکرٹریٹ کوئٹہ میں حلقہ انتخاب سے تعلق رکھنے والے مختلف وفود، معززین، سیاسی و سماجی شخصیات اور شہریوں نے ملاقات کی۔ (بقیہ 35 صفحہ 3 پر)

گوادر، بلوچستان رائز پروگرام کے تحت جوائنٹ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کا اجلاس

پہلے جز میں سماجی ترقی، کمیونٹی کی استعدادکار میں اضافہ اور دیگر سماجی سرگرمیاں شامل ہیں، نقیب اللہ کاکڑ

گوادر (خ ن) ڈپٹی کمشنر گوادر نقیب اللہ کاکڑ کی زیر صدارت بلوچستان رائز (RAISE) پروگرام کے تحت جوائنٹ ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں پروگرام کی سالانہ کارکردگی، اہداف، مالی معاونت، کاروباری مواقع اور آئندہ کے لائحہ عمل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) ڈاکٹر عبدالشکور، چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل شے مختار، راہیز پروگرام کے ڈسٹرکٹ منیجر زبیر ہوت، متعلقہ محکموں کے افسران اور مختلف (بقیہ 41 صفحہ 3 پر)

نصیب اللہ بڑیچ نے اسسٹنٹ کمشنر بیلا کا چارج سنبھال کر اپنی ذمہ داریاں بخوبی شروع کر دی

ایران کیساتھ امن کی کوششوں کیلئے ٹرمپ کا پرعزم مقف متاثر کن ہے، ترک صدر

انقرہ (این این آئی) ترک صدر رجب طیب اردوان نے کہا ہے کہ ایران کے ساتھ امن کی کوششوں کے لیے صدر ٹرمپ کا پرعزم مقف متاثر کن ہے۔ انہوں نے نیٹو کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے (بقیہ 43 صفحہ 3 پر)

میر عبید گورگیج کی کاوشوں سے پی بی 44 پیپلز پارٹی کا قلعہ بن چکا ہے، میر شیر احمد بنگلزئی

میر عبیداللہ گورگیج کی عوام دوست سیاست سے متاثر ہو کر لوگ جوق در جوق پیپلز پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں

کوئٹہ (پ ر) پاکستان پیپلز پارٹی بلوچستان کے رہنما میر شیر احمد بنگلزئی نے کہا ہے کہ رکن بلوچستان اسمبلی میر عبیداللہ گورگیج کی شبانہ روز محنت، عوامی خدمت اور مثبت سیاسی کردار کی بدولت حلقہ پی بی 44 پاکستان پیپلز پارٹی کا مضبوط گڑھ بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میر عبیداللہ گورگیج نے عوامی مسائل کے حل، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور ہر طبقہ فکر سے مسلسل رابطہ رکھ کر عوام کے دل جیتے ہیں، جس کے نتیجے میں حلقے میں پیپلز پارٹی کی مقبولیت میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ (بقیہ 42 صفحہ 3 پر)

بلوچستان میں رونما حالیہ واقعات انتہائی افسوسناک اور باعثِ رنج ہیں، میر علی مردان خان ڈومکی

کوئٹہ (این این آئی) سابق نگران وزیر اعلیٰ بلوچستان میر علی مردان خان ڈومکی نے زیارت، ہرنہ اڑک اور بیلہ میں پیش آنے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ بلوچستان (بقیہ 40 صفحہ 3 پر)

فشرمین کالونی کی سرکاری اراضی کی حد بندی کا باقاعدہ آغاز

گوادر (خ ن) ... اراضی کی حد بندی (Demarcation) کا باقاعدہ آغاز ... (بقیہ 48 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر قلات منیر احمد درانی سرکاری ملازمین کے سروس بک برتھ سرٹیفکیٹ کی درستگی کے حوالے سے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

میئر بلخ شیر قاضی کا گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوشقلات کا دورہ

تعمیراتی سرگرمیاں اعلیٰ معیار کے مطابق مقررہ مدت کے اندر مکمل کی جائیں، میونسپل کارپوریشن تربت

تربت (خ ن) میئر بلخ شیر قاضی میونسپل کارپوریشن تربت نے گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوشقلات کا دورہ کیا، جہاں انہوں نے میونسپل کارپوریشن کے زیر اہتمام جاری مرمتی کاموں اور اسکول کی سولرائزیشن کے منصوبے کا تفصیلی معائنہ کیا۔ اس موقع پر میونسپل کارپوریشن کے انجینئرز بھی ان کے ہمراہ موجود تھے، جنہوں نے منصوبوں کی پیش رفت اور تکنیکی امور سے متعلق بریفنگ دی۔ میئر بلخ شیر قاضی نے مرمتی کام کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ انجینئرز اور عملے کو ہدایت کی کہ (بقیہ 49 صفحہ 3 پر)

مرمتی کاموں کے باعث بلوچستان سے ٹرین سروس ایک روز کیلئے معطل

کوئٹہ (این این آئی) محکمہ ریلویز نے ریلوے ٹریک پر مرمتی کاموں کے باعث بلوچستان سے ٹرین سروس آج ایک روز کیلئے معطل کر دی۔ ریلوے حکام کے مطابق محکمہ ریلویز نے بلوچستان سے ٹرین سروس آج ایک روز کیلئے معطل کر دی ہے ٹرین سروس ریلوے ٹریک پر مرمتی کاموں کے باعث معطل کی گئی ہے

ڈیرہ اللہ یار، ملک کے مختلف علاقوں میں گرمی برقرار

لو کے بعد اب آہستہ آہستہ ہوائیں تھمنا شروع ہو چکی ہیں جس کے باعث موسم میں حبس پیدا ہو چکی ہے

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) ملک کے مختلف علاقوں میں گرمی برقرار لو کے بعد اب آہستہ آہستہ ہوائیں تھمنا شروع ہو چکی ہیں جس کے باعث موسم میں حبس پیدا ہو چکی ہے جس نے لوگوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ دن کو گھروں سے باہر گھومنے والے لوگ پسینے سے شرابور نظر آ رہے ہیں۔ پنکھے کی ہوا بھی گرم لگنے لگی حبس گرمی کے باعث کاروباری معمولاتِ (بقیہ 58 صفحہ 3 پر)

مونڈی میں قائم تمام غیر قانونی قبضوں اور تجاوزات کا بلاامتیاز خاتمہ یقینی بنایا جائے، ظہور بلوچ

گوادر (خ ن) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (ریونیو) ظہور بلوچ نے مونڈی میں قائم غیر قانونی تجاوزات اور قبضوں کے خلاف جاری کارروائیوں کا جائزہ لینے کیلئے فیلڈ کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے فشرمین کالونی کی جاری ڈیمارکیشن کے عمل کا بھی معائنہ کیا۔

بھنڈ شریف ایک کاروباری شہر ہونے کیساتھ وسیع آبادی رکھنے والا شہر ہے، خالد حسین کھوسہ

قدیمی شہر کو ضلع کا درجہ دیکر نزدیکی علاقوں کو اس میں شامل کر کے اس کے قریبی تحصیلوں کو اس میں شامل کیا جائے

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) بھنڈ شریف کے سیاسی وسماجی رہنما خالد حسین کھوسہ نے اپنے ایک بیان میں مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھنڈ شریف ایک قدیمی شہر ہے جو کہ سندھ بلوچستان کے سنگم پر ایک چوراہ پر یہ شہر آباد ہے اس شہر سے جن شہروں کو راستہ جاتا ہے ان شہروں میں ڈیرہ اللہ یار صحبت پور ماجھی پور اور جیانی خان سمیت دیگر چھوٹے بڑے شہروں اور گاؤں کی طرف جاتا ہے جبکہ بھنڈ شریف ایک کاروبار شہر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایک وسیع ابادی رکھنے والا شہر (بقیہ 60 صفحہ 3 پر)

خام تیل کی قیمتیں دوبارہ بڑھ رہی ہیں، اس کے بعد مالی تخمینے پرکھیں گے، گورنر اسٹیٹ بینک

کراچی (این این آئی) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے گورنر جمیل احمد نے کہا ہے کہ مالی سال 2026 کے مقابلے میں 2027 میں مہنگائی کا منظرنامہ بہتر ہوگا جبکہ خام تیل کی قیمتیں دوبارہ بڑھ رہی ہیں اور تیل کی قیمتیں بڑھنے سے آئندہ مالی سال کے تخمینوں کو دوبارہ پرکھیں گے۔

پی پی ایچ آئی گوادر کی جانب سے بنیادی مراکز صحت کی نگرانی کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری

مریضوں کو معیاری، بروقت اور بلاتعطل طبی خدمات کی فراہمی کو ہر صورت یقینی بنایا جائے، ڈاکٹر مرشد دشتی

گوادر (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے عوام کو دہلیز پر معیاری اور بروقت طبی سہولیات کی فراہمی کے وژن پر عملدرآمد کے سلسلے میں پی پی ایچ آئی گوادر کی جانب سے بنیادی مراکز صحت کی نگرانی کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں ڈسٹرکٹ منیجر پی پی ایچ آئی گوادر ڈاکٹر مرشد دشتی نے بنیادی مرکز صحت (BHU) گنز اور بنیادی مرکز صحت (BHU) (بقیہ 50 صفحہ 3 پر)

چیف انجینئر کینالز انجینئر قربان علی جتوئی کا ایریگیشن آفس ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ، نہری نظام کا جائزہ

سانوں کو بروقت اور منصفانہ بنیادوں پر آبپاشی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں

بابا کوٹ (رپورٹ محمد یونس عمرانی) ڈیرہ مراد جمالی چیف انجینئر کینالز انجینئر قربان علی جتوئی نے ایریگیشن آفس ڈیرہ مراد جمالی کا دورہ کیا، جہاں ایلسیئن ایریگیشن نصیر آباد میر فرید احمد پندرانی، اے سی ایریگیشن انجینئر مدثر ظفر کھوسہ اور دیگر افسران نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ دورے کے دوران ایس ڈی او امان اللہ گاجانی، ایس ڈی او محمد امین عمرانی، ڈپٹی کلکٹر ملک نواز شاہ ڈندور سمیت محکمہ ایریگیشن کے دیگر افسران اور عملے نے چیف انجینئر سے ملاقات کی۔ (بقیہ 59 صفحہ 3 پر)

ماہِ والدین کے حوالے سے آگاہی سیمینار اور واک کا انعقاد

موسیٰ خیل (خ ن) ماہِ والدین کے حوالے سے آگاہی سیمینار اور واک کا انعقاد، بچوں کی بہتر پرورش اور غذائیت پر زور محکمہ صحت ڈائریکٹوریٹ آف نیوٹریشن بلوچستان اور یونیسیف کے تعاون سے ماہِ والدین کے سلسلے میں ایم سی ایچ ہال، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس موسیٰ خیل میں ایک آگاہی سیمینار منعقد کیا گیا

بدامنی نے بلوچستان کو معاشی طور پر تباہ کر دیا ہے، حبیب اللہ بادیزئی

دوسرے صوبوں کے سیاحوں، تاجروں اور سرمایہ کاروں نے بلوچستان کا رخ کرنا چھوڑ دیا۔ صدر ٹرانسپورٹرز

کوئٹہ (پ ر) آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے صدر اور معروف ٹرانسپورٹر حاجی حبیب اللہ خان بادیزئی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں مسلسل بدامنی اور غیر یقینی صورتحال نے صوبے کی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ صحافیوں کے ایک گروپ سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امن و امان کی خراب صورتحال کے باعث نہ صرف کاروباری سرگرمیاں (بقیہ 61 صفحہ 3 پر)

میونسپل کمیٹی لورالائی کا ہنگامی صورتحال سے مؤثر انداز میں نمٹنے کیلئے جامع ایمرجنسی پلان تشکیل

لورالائی (خ ن) کمشنر لورالائی ڈویژن ولی محمد بڑیچ کی خصوصی ہدایت پر مون سون بارشوں کے پیشِ نظر میونسپل کمیٹی لورالائی نے ہنگامی صورتحال سے مؤثر انداز میں نمٹنے کیلئے جامع ایمرجنسی پلان تشکیل دے دیا ہے۔

کوئٹہ، پارلیمانی سیکرٹری بین المذاہب ہم آہنگی سجنے کمار پنجوانی آئی جی جیل خانہ جات کیپٹن ر عاصم سے مسیحی برادری کے قیدیوں کے حوالے سے ملاقات کر رہے ہیں

چیف انجینئر کینالز انجینئر قربان علی جتوئی نے ایریگیشن آفس ڈیرہ مراد جمالی کے دورے کے موقع پر افسران سے خطاب کر رہے ہیں

ایم ایل 3 اپ گریڈیشن پر 278.6 ارب روپے خرچ ہونگے عبدالقادر

ریکوڈک منصوبہ پاکستان کیلئے محض ایک معدنی منصوبہ نہیں بلکہ معاشی خودانحصاری، برآمدات میں اضافے اور غیر ملکی سرمایہ کاری کے فروغ کا اہم ذریعہ بن سکتا ہے

سبی تا کوئٹہ اور عالم ریگ تا کوہِ تفتان سیکشن کو جدید خطوط پر استوار کیا جائے گا، چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار

کوئٹہ (این این آئی) چیئرمین قائمہ کمیٹی برائے دفاعی پیداوار سینیٹر محمد عبدالقادر نے کہا ہے کہ 996 کلومیٹر طویل پاکستان ریلوے کی مین لائن تھری (ایم ایل-3) کے روہڑی، سبی، کوئٹہ تا تفتان سیکشن کی 278 ارب 61 کروڑ 85 لاکھ 91 ہزار روپے کی لاگت سے اپ گریڈیشن بلوچستان کی معدنی معیشت کو ایک نئی اور انقلابی سمت دے گی۔ انہوں نے کہا کہ ریکوڈک منصوبہ پاکستان کیلئے محض ایک معدنی منصوبہ (بقیہ 36 صفحہ 3 پر)

بلوچستان میں رونما حالیہ واقعات انتہائی افسوسناک اور باعثِ رنج ہیں، میر علی مردان خان ڈومکی

کوئٹہ (این این آئی) سابق نگران وزیر اعلیٰ بلوچستان میر علی مردان خان ڈومکی نے زیارت، ہرنہ اڑک اور بیلہ میں پیش آنے والے دہشت گردی کے حالیہ واقعات پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے شہداء کے لواحقین سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں رونما ہونے والے حالیہ واقعات انتہائی افسوسناک اور باعثِ رنج ہیں، جن کے نتیجے میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہوا۔

میر حاجی نصیر احمد کھوسہ کی عوامی، سماجی اور سیاسی خدمات قابلِ تحسین ہیں، عوامی حلقے

عوامی خدمت، اعتماد اور سیاسی وابستگی پر قائم ہیں۔ اس نے ہمیشہ علاقے کے عوام کے مسائل کو ترجیح دی

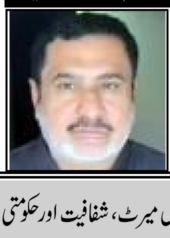

ڈیرہ اللہ یار (بیورو چیف) صحبت پور کے عوامی حلقوں نے کہا ہے کہ صحبت پور کی سیاسی وسماجی شخصیت وسابق یوسی ناظم میر حاجی نصیر احمد خان کھوسہ کی عوامی، سماجی اور سیاسی خدمات قابلِ تحسین ہیں، وہ ہمیشہ عوامی مفادات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ہر مشکل گھڑی میں عوام کے مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات کرتے رہتے ہیں اس لیئے اس کی (بقیہ 51 صفحہ 3 پر)

ڈپٹی کمشنر نصیر آباد کی زیرِ صدارت ضلع میں پولیو مہم کے حوالے سے ماہوار جائزہ اجلاس

نصیر آباد (خ ن) ڈپٹی کمشنر نصیر آباد، وریندر لعل کی زیرِ صدارت ضلع میں پولیو مہم کے حوالے سے ماہوار جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر ڈاکٹر ایاز حسین جمالی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر حبیب اللہ پندرانی (بقیہ 63 صفحہ 3 پر)

لورالائی اور گردونواح میں زلزلے کے جھٹکے، لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا

لورالائی میں 4.4 شدت کا زلزلہ آیا جس کی گہرائی 12 کلومیٹر ریکارڈ، مرکز لورالائی سے 31 کلومیٹر مشرق میں تھا

کوئٹہ (این این آئی) بلوچستان کے ضلع لورالائی اور گردونواح میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کیے گئے جس کے باعث لوگ کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد کرتے ہوئے گھروں سے باہر نکل آئے۔ زلزلہ پیما مرکز کے مطابق لورالائی میں 4.4 شدت کا زلزلہ آیا جس کی گہرائی 12 کلومیٹر ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کا مرکز لورالائی سے 31 کلومیٹر مشرق میں تھا۔ لورالائی میں زلزلے (بقیہ 62 صفحہ 3 پر)

بھرتی کا تمام عمل میرٹ، شفافیت اور حکومتی پالیسی کے مطابق مکمل کیا جائے گا، بشیر ناصر

سی اینڈ ڈبلیو میں بھرتیوں کا عمل مکمل طور پر میرٹ اور انصاف کی بنیاد پر انجام دیا جائے گا

بابا کوٹ (رپورٹ محمد یونس عمرانی) چیف انجینئر مواصلات وتعمیرات نصیر آباد زون محمد بشیر ناصر کی نگرانی میں محکمہ مواصلات وتعمیرات کی مختلف آسامیوں پر بھرتیوں کیلئے انٹرویوز کا سلسلہ جاری ہے۔ انٹرویوز کے عمل میں ایس ای سرکل نصیر آباد وفدا حسین کھوسہ، صلاح رند، شیر اللہ کھوسہ، ایکسین خلیل احمد عمرانی سمیت دیگر افسران شریک ہیں، جبکہ محمد اسحاق مستوئی، عابد علی پہنور، محمد اقبال مری اور محکمہ کے دیگر متعلقہ افسران بھی موجود ہیں۔ اس موقع پر امیدواروں کے (بقیہ 52 صفحہ 3 پر)

شہداء کے شہر نوڈیرو میں مسافروں کیلئے مسافر خانہ اور دیگر سہولیات نہ ہونے پر احتجاجی مظاہرہ

جائز اور بنیادی مسئلے کے حل کے لیے چوتھی بار احتجاج کر رہے ہیں، مظاہرین

نوڈیرو (رپورٹ: عابد بھٹو) شہداء کے شہر نوڈیرو میں مسافروں کیلئے مسافر خانہ اور دیگر سہولیات نہ ہونے پر احتجاجی مظاہرہ، تفصیلات کے مطابق شہداء کے شہر نوڈیرو میں مسافروں کیلئے مسافر خانہ اور بنیادی سہولیات کی عدم فراہمی کے خلاف میونسپل کمیٹی انتظامیہ اور (بقیہ 64 صفحہ 3 پر)

ڈیرہ اللہ یار، وقت کی بادشاہ بس جس کو آج کوئی پوچھتا نہیں؟ حقیقت کہتے ہیں کہ وقت تبدیل ہوتے دیر نہیں لگتی (تصویر بلوچستان آبزرور)

سردار مقبول احمد شیخ اور سردارزادہ فیاض محمود شیخ عوامی خدمت کے درخشاں باب ہیں

سردار مقبول احمد شیخ کی طویل سیاسی جدوجہد اور عوامی خدمات شکار پور کی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں

شکار پور (نامہ نگار) گولہ محلّہ وارڈ نمبر 15 کے معززین ورہائشیوں عمران گولہ، فرحان گولہ، عبدالغنی گولہ، ماما فرید گولہ، محسن گولہ، علی حیدر گولہ و دیگر نے اپنے جاری کردہ ایک تفصیلی مشترکہ بیان میں سابق صوبائی وزیر سردار مقبول احمد شیخ اور چیئرمین میونسپل کمیٹی شکار پور سردارزادہ فیاض محمود شیخ کی عوامی خدمات اور علاقے کی ترقی کے لیے کی جانے والی انتھک کوششوں پر (بقیہ 65 صفحہ 3 پر)

گوادر، اسسٹنٹ کمشنر گوادر میل جان نعیم عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد دفتری امور کا آغاز کر رہے ہیں

نظامت ایگری کلچر ریسرچ کا اعلامیہ

کوئٹہ (خ ن) نظامت ایگری کلچر ریسرچ کے ایک اطلاع کے مطابق بلوچستان سروس ٹرائیبونل کے فیصلے کی روشنی میں جمعہ خان ترین (BPS-20) نے بطور ڈائریکٹر جنرل ایگری کلچر ریسرچ بلوچستان دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔

دہشتگردی کو اتحاد و اتفاق سے ہی شکست دی جاسکتی ہے۔ سید امان شاہ

بلوچستان کی موجودہ خونی صورتحال اتحاد، امن اور قومی یکجہتی کا تقاضا کرتی ہے، صوبائی کنوینئر

کوئٹہ (پ ر) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی کنوینئر سید امان شاہ نے کہا ہے کہ بلوچستان اس وقت ایک نہایت حساس اور نازک دور سے گزر رہا ہے، جہاں امن وامان کی بگڑتی ہوئی صورتحال، دہشتگردی کے بڑھتے ہوئے واقعات اور معاشی مشکلات نے عوام کو شدید پریشانی سے دوچار کر رکھا ہے۔ ایسے حالات میں تمام سیاسی، قبائلی، سماجی اور مذہبی قیادت کی (بقیہ 53 صفحہ 3 پر)

کراچی میں بہنوں کے باڑے پر مزدوری کرنے والے محنت کش پر مبینہ تشدد، زخمی نوجوان لاڑکانہ اسپتال منتقل

زخمی نوجوان کو اس وقت لاڑکانہ چانڈکا اسپتال کے (شعبہ حادثات) وارڈ میں داخل کیا گیا ہے

نوڈیرو (رپورٹ: عابد بھٹو) کراچی میں بہنوں کے باڑے پر مزدوری کرنے والے محنت کش پر مبینہ تشدد، زخمی نوجوان لاڑکانہ اسپتال منتقل تفصیلات کے مطابق نوڈیرو کے غریب آباد محلے کا رہائشی محنت کش نوجوان ارشاد علی سومرو کراچی میں علی خان کھلوڑو کے (بقیہ 66 صفحہ 3 پر)

قائمقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان کی آغا خان اسپتال آمد، ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی عیادت

کراچی (این این آئی) قائمقام چیئرمین سینیٹ سیدال خان نے آغا خان یونیورسٹی اسپتال کا دورہ کر کے تیزاب گردی کے افسوسناک واقعے میں جھلسنے والی ڈاکٹر ماہ نور ناصر کی عیادت کی اور ان کی خیریت دریافت کی۔ تفصیلات کے مطابق سیدال خان نے ڈاکٹر ماہ (بقیہ 57 صفحہ 3 پر)

معصوم اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے کھلے دشمن ہیں، صوفی خاوند بخش

عوام، تاجر، طلبہ، علماء اور زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے شہری عدم تحفظ کا شکار ہیں

گنداخہ: (نامہ نگار) جمعیت علمائے اسلام ضلع اوستا محمد کے امیر صوفی خاوند بخش چنہ جنرل کونسلر میر نعیم خان عمرانی و دیگر کابینہ اراکین نے جامعہ امدادیہ سریاب روڈ کے کمسن طلبہ پر بارودی مواد کے دھماکے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے اسے نہایت افسوسناک (بقیہ 56 صفحہ 3 پر)

سیکرٹری محکمہ مواصلات وتعمیرات کی زیر صدارت ڈپارٹمنٹل سب کمیٹی کا اجلاس

کوئٹہ (خ ن) سیکرٹری محکمہ مواصلات وتعمیرات بابر خان کی زیر صدارت ڈپارٹمنٹل سب کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ضلع پشین ضلع برشور ضلع قلعہ عبداللہ اور کوئٹہ سٹی میں محکمہ کے مجوزہ ترقیاتی منصوبوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا واضح رہے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز (بقیہ 54 صفحہ 3 پر)

المناک سانحے کے ذمہ دار عناصر کو فوری طور پر گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دے، مولانا عبدالرحمٰن رفیق

جامعہ امدادیہ کے کمسن اور بے گناہ طلبہ کو نشانہ بنانے والے عناصر انسانیت کے دشمن ہیں

کوئٹہ (پ ر) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق، سیکرٹری جنرل حاجی عین اللہ شمس، سینئر نائب امیر مولانا خورشید احمد، حاجی بشیر احمد کاکڑ، مولانا محبّ اللہ، مولانا حفیظ اللہ، سیکرٹری مالیات حاجی صالح محمد، مفتی رضا خان، حاجی ظفر اللہ کاکڑ، میر سرفراز شاہوانی، میر حشمت لہڑی، سیٹھ اجمل بازئی، سالار مولوی علی جان، (بقیہ 55 صفحہ 3 پر)

کراچی میں بھینسوں کے باڑے پر مزدوری کرنے والے محنت کش پر مبینہ تشدد کے خلاف لواحقین مظاہرہ کر رہے ہیں

جلد آل پارٹیز کانفرنس (اے پی سی) طلب کی جائے گی، مولانا عبدالواسع

یرغمال افراد کی بحفاظت رہائی تک کسی قسم کا آپریشن نہیں کیا جائے گا

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے صوبائی امیر مولانا عبدالواسع نے ہرنہ وڑک اور زیارت کے شہداء کے مشترکہ دھرنے سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ بلوچستان میں امن وامان کی مسلسل ابتر ہوتی ہوئی صورتحال کے پیشِ نظر جلد آل پارٹیز کانفرنس (اے پی سی) طلب کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں مولانا فضل الرحمٰن، اختر جان مینگل، محمود خان اچکزئی، ڈاکٹر مالک بلوچ، خوشحال خان کاکڑ، اصغر خان اچکزئی، مولانا محمد خان شیرانی سمیت تمام سیاسی وقومی جماعتوں کی قیادت کو مدعو کیا جائے گا تاکہ بلوچستان کے سنگین بحران کا مشترکہ اور قابلِ عمل سیاسی حل تلاش کیا جاسکے۔

جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن رفیق کوئٹہ کے اہلیان ہرنہ اوڑک کے احتجاجی دھرنے سے خطاب کر رہے ہیں